

دیوان جرأت

مستفید
(شیخ قلندر بخش مرحوم جرأت)

میکو

فضیل الحسن حسرت موہانی بی اے اڈیشن ماہدی شعلی

نئے اپنے

آزاد پریس واقع علی گڑھ میں چھاپا

تقریباً
۱۹۱۲ء

ایک سال تک
۱۹۱۲ء

قیمت نمونہ
۱۹۱۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>نصیب چھوڑا پناہ دے دیا وہ سب کو اپنی نالروں سے بیکار حاکم ہو کر سب جبار خاطر پاران ہوا سچاں بتا دیا ایک اپنا ہی گھر ان ہوا پرینا جو درد کا پتلا دی انسان ہوا</p>	<p>خالد سوزوں سے صبح اکابر ہوا صاف لہجہ ہوئی تباہی مل گل آنکھوں پر قہر کی سوسکھ ہو گئے آنکھوں پر جیسے یہ دلیل و چون ہو گئے آج ہر قاب میں حرات صوفی ڈالتی ہیں</p>
<p>آجوں سے جو کرتا تو وہ آنکھوں کو اٹھاتا ایک جبری نام تو دنا نہیں آتا میں اس کے روتا تھا کہ وہ بکرتا دھندلے دم کو تو میں خاطر لانا پہچان کی بیکار بندہ بندہ کا</p>	<p>روشنی کی یاد کا دل کا ششیں تو پاتا تھاں پہ اپنے خوں نے ششہ جیروں بیسری دے ہوا اسکا شور آہ خاطر کی دل اگر ایسا نہ گراتی ہر نہ کر میں تار شہگیر میں جوت</p>
<p>خواب میں نے کی بھی تیرے شہر کی کیا ہم ہی پوچھتے ہوئی آپ کی دعا کی کیا میں تو میرا ہوں نہ بات آجے میری کیا ہم سمجھتے نہیں کہتا ہو دسوا کی کیا میر میں جانتا ہوں کہ میں ہی کیا</p>	<p>کون دیکھتا ہلا اس میں ہو سوائی کیا خج ہی ہوتا ہوں تادان پہ اپنے لئے دو واہ میں امداد آنے کو کہوں گا قیاد دون طلب کو ہر وقت بعد قیاد دیکھتے کا کہوں گے کہ میں جو میری قیاد</p>
<p>تیرے مرض غم نے سو جا مکان بہ لا عیاد کے طرے کو کشیاں بہ لا آخر لیا یہ تیرے خوب اسکا ہوا بہ لا</p>	<p>کون ہی کو نہ تیرا سب گسان بہ لا تمہارے پہلو آخر لام میں پھنسا یا اکدم وہاں دیکر دقت کو غم سے مارا</p>

<p>گو لاکھ ٹہریکے جیسے خاموشی نہ دے کچھ نہیں بدلی نہ آسمان بدلا</p>	<p>چہ چپکے جیسے دانا پچان ہی گیا پتا ہی دل نہیں وہ اس بن کر و جنت</p>
<p>وہ نہیں ہم ہیں کہ جس سے وہ ہل گیا اور کہہ کیونکہ ہلا اسکو گوارا ہوتا بات کہنے کا اگر محبو ہیں یا را ہوتا یہ قرار سے ابی میں سے پکارا ہوتا سزا کا ابی دیوانہ سے نار ہوتا</p>	<p>آہ کی گردن چاہے وہ سپا را ہوتا جسے پاؤں میں ہوتا دیا وصل کی برات محفل یار میں ایک ایک کا گیت نہ گاتا شکر دم سے کل کے نہیں دیا سے شکر دم آگے گرا اسکے نہیں جوتا سے</p>
<p>مرا نہ نہ ہمارا آہ سب پر کر گیا بل اٹھا دی تو قفس کا کھل گیا دایہ قسمت اپنی ہی کشتی کا فکر ہل گیا یہ قرار میں مرا اگر ایک بچہ کر گیا بار سے یہ مقدمہ تو لے ای دیکھ کر گیا گئے ہی سہرہ کی ایک ہر کر گیا جسکی اک انگلی سو قفس پاب چکر گیا</p>	<p>ایر غم ای شہم گویاں جیب میں کر گیا ۱۷۱۱ کی سے نایا جب بچے حیا سے جسے بچے جتن کو حیا میں چلے ہی ہوا ہر وہیں حیا سے وقت کو محکم کر دیا شکر سرخ آتے ہیں شاید دلکھلا آبد بند سا کچھ ہور ہا تامل جو سے آج عقدہ دل نہ لیا اس پر شکر حضور</p>
<p>وہ شکر رہے یہ بیان نہ پاتا سر زانو سے اٹھتا نہیں دو وہ ہر اپنا اعمال نظر آتے ہے نور و گر اپنا کچھ حال سنا تاہوں میں با چشم تراپنا کچھ ہونٹوں ہی ہونٹوں میں نہ پیر گیا لایوس ہر آہی جو پنا سبر اپنا کہہ تاہوں سے جوں تو ہر اس کو کھل گیا قدم آتے کو ساری کھلا کھلا آتے نہیں گیا کہ مدد ہوا اس مدد نہ تھا اٹھ سیر گیا</p>	<p>خود رو کر کہتا ہوں کچھ اس سے نہ اپنا کر جیتے ہیں محفل طربا نہیں جہش جن لانا تو تو ہم آتے لا بلکہ کہہ سکے گرد و ہر وہاں کسے کسی خوار کو چکے دیکھ کو نہ کہتا ہی جب محفل سے جگو کیا کیا اسے کیا آتی ہر کس جرات تہہ بہ تہہ میں ہی جہش کا کھل گیا تہہ و تہہ میں اس تہہ کو جوں دیکھا بہت تہہ ہی ڈا بل اس تہہ اہرا</p>

<p>سواجک سر زمین سے آسان کھائیں خیال اسے سے پر کوئی تان کا اٹھ نہیں سکتا کہ کچھ دے دیو اور غور و غماں کا اٹھ نہیں ادب کے باج ہی جو بلند تھا اٹھ نہیں</p>	<p>کہ کیا تبار عشق ایک ن جوتے پیشہ پڑے خدا شاہ جو اسکا دوہاں سے اٹھ سکتے جلوں ہوں فکر اسد و ساں یوں نا اڑا کی چلا چلا کر وہ کہیں یہ جو آتھ ہو کلا کی</p>
<p>کہ جسے کہہ کر نہ اٹھایا کیا میں پر اٹھ قدم پوسی کو آیا چاک تاد اسن گریا تھا ادا سے اٹھا چلنے میں اٹھایا یہ دانا دکنس کہنے نہ اسکو روزانہ لمار سو جا تھا</p>	<p>ہوا ایسا جو نہ نقشا ترے پیار بھراں کا ہونے دیکھو رہتیر میری حال پریشاں کا خدا ہائے کر گچا چاک کس کچھ گریاں کو کیا وہ لانا دوسراں جو غلوں کے حملہ میں</p>
<p>بلا میں ہی بھی تو رہنے ملا تھا گھٹا نہیں کسی پر غم ہوا نظر نہ اٹھتا ہوناں کا تو تاحن پر گیا تھا جسے دل اٹھ نہ جاتا نہ اس جاو کوئی لیا لکھا یاں دیکھ کر نہ جاتا</p>	<p>خس میں اوصفیہ کہہ دیجئے باج کوا تر پیکر بہتر اندوہ پریم مٹے آفسر تھا ظاہر ہو کر جو مدد نہیں کے آوازوں تو ہوا وہ خوش قاب و گرسٹے اسکی نہلاوی</p>
<p>عجب احوال دیکھا ہے کل اٹھ نہ دینا تھا کوئی مر جائیگا صاحب آج کا کب جائیگا دیکھئے حق میں سر گیا آگے فرما جائیگا ہمد کو کیہ گھر ٹھنڈی سانس نہ لائے گا</p>	<p>کیا اس عشق کی وحشت گیا دیوانہ جوت کو ست یہ گسرا کر کو اب ہانے بندہ جائیگا اب خبر آئے کی شکر آئے یہ دہر کا تھا گرم جھٹ جب تک ہے ہوا گلاں ہو</p>
<p>جب کہیں تو رہے گا تب یہ جگر لڑ جائیگا میں نہیں ہوں آپ میں مجھے نہ بھاجا جائیگا ہنشنیں تو مٹیاں جسے نہ بیٹھا جائیگا رہو اوش شوخی کب مجھے بولا جائیگا</p>	<p>مجھے حق جنگ کہنا ہی وہ جھو مانے آیا ہی جواب خدا کوئی سبزو ذرا ہوں اٹھو وہ پریم میں تسلیم کو فرود کھٹے نیچے ہیں لوگ کہہ کر فی کب احوال</p>
<p>ماہرا اٹھا انھل کب سنا یا جائے گا حال اس پیار کا جسے نہ دیکھا جائیگا تیرے کچھ رہنے سے کچھ لکھنے نہ پائے گا</p>	<p>اب حقیقت کیا کہوں تیری راضی عشق کی دیکھ کر جسکو طیسوں نے کہا مسنہ پیر کر لوگ کہتے ہیں جو وہ دراز ہی تو ہوا نہ لو</p>

<p>لیکے کہ تو یہ جو درد ہے توڑ دیکھ مع بلاؤں میں جرات کو تو آتش دہلی دیکھ اب چوڑا کب سے بھل کر آتا صعب باجیگا کرتا ہوں میں شہنشاہ کو اس ہمدرد میری سفاکی کو دیتا ہے ہمدرد انکا پرچہ نہیں ہو رہی چمن سے باہر ہمدرد کوئی رہتا ہو کہ طوفاں ہی آہ دانتے اول دل بیتاب تو کب آتا ہے جرات کھانگی کہوں کیا تجھے طوفاں میں</p>	<p>دل مرا بس میں نہیں مجھے نہ مٹا بیجا بکے کہ آتش دو گئی بکری پر کام بیجا یادہ راتوں کو سد اہیں بد فکر آتا تھکا ہوا یہ کہ ہے کہ سنبھل کر آتا کہیں جاں جا کے کچھ اور غلغل کر آتا گل مرے ماسے اتھو نے من کر آتا دیکھو چشم سے صبا کا اوہل کر آتا اور جو آتا ہے تو سو جا چہ بھل کر آتا جانا جب اٹھکے تب اک روئے لکھنا</p>
<p>کا تو ہر جگہ رابطہ مندوں پر آ گیا میری امر اس شہنشاہ کی جہاں جہاں وہ گیا آنکھ دیکھ کر میں اہریران سا جب تک کہ کرتے ہے مذکور انکا ہر رنگ عشق باز میں کہا جرات کو کب تک دل پر لگا آگے وہیں تیرا حقیقہ کس طرف سے میں لڑے لگاؤں سوتا ہوں تا فلو کی طرح جاگتے ہیں میں گلتی نہیں بلکے سے پاک آہ کیا کریں وہاں سے نہیں ادا شائے میں لکھ بار یہ محنت سہنے گئے کتر سے ہر انکو بھی جرات جواب تیرا ایسا ہی کر آ پرورد کہ سب مرے مال تھا وہ کا کہتے ہیں جسکو اہل جاں پنجہ قضا</p>	<p>صوبہ ہی ہوس میں بھوکو کہہ رہے کیا کیا سبوقت کے کیا سوہنے تو مجھ کو کیا آگے جاتے پر ہی کتنی دیر تک دیکھا گیا بکھا میں کہ سوچا گیا میں ہمدرد ہر گھبرا گیا یہ حزن اپنے ہمیشہ جاں پر کیا گیا جوں یاد آ گیا وہ پلٹا آگیا وہ کا کھیل ہی جاتا ہے مزاد کی یاد کا از بیکہ مجھوں کسی غفلت پتاہ کا قسمت میں کیونکہ وصل ہواں میں گداہ کا اپنا جو ایک مزاج پڑا ہے نہاہ کا وہ دیکھتا جو خواب میں تھا گداہ گداہ کا چارہ نظر سے شہر سے واہ واہ کا الفضا کی فرسے نتیجہ ہے چاہ کا چاروب کش ہے سوز مر تر قن گداہ کا</p>

میں اور بچہ کی کڑھائی میں کسی کو فیض
تیسے مرغیوں کی زبان پر نہیں کہلاو
بتو وہ لبت وصال کو ہم اس کے بل شاہ

سواب خراب پہرتے ہیں یوں اس کے نہیں
آوارہ صدمہ ہوں میں بڑا آج لہر

لڑو دے تے پھر تک نہ بیان اس کا پڑی
ہنگ ہوئی کیا کہوں اس کی کل پر نہیں آہ
موزش دل کہ نہ پوچھو کہ کب پہنچو رہا
بٹھے بیٹھے آپ کے کر دیتا ہوں کچھ گناہ

ہنگ گیا ابلسی وہ جو ہر آواہل جو تک
میں قیلا سباق اپنے پڑا لٹا ہوں آتہ
گرچہ ہوں میں عالم کو آتہ رہے اس کی طرف

اچھا مزاج ہے کہ تم اس خبر خواہ کا
اک خار بندہ کیا ہے کراؤا کہ
جنگ کر وصل شاہیں اس کجلاہ کا

جیسے گدا کا مدد پہ بنے بادشاہ کا
خانہ خراب ہو جیاس دگی باہ کا

ہنس کر یوں کہنے لگا کچھ آنکریں کیا پڑی
سل تک جو دہائی تھی کہ جگر آتشیں
اتھ سہکتے تھے تپائی میں سپو لا چنگ
پاؤں پڑے لگا جو اس کے جگر چسکا پڑی

اتھ اس کے پاؤں پڑے تھے میرا چر گیا
اور راسے شہر میں کچھ اور چر گیا
انکھا شاہ کا نہیں تھیں فلاں لک

ہو دم آپ کی آواز لگا تو شاید بدل سکاتے لگا
کون اس کے بیٹا لگا لگا لگا لگا لگا لگا
وہ جانا جب اسے کھتا تھا تو ہوا میں مٹا ہوا لگا
وہاں لگا کر ہر پہر آتے تھے

میں دکر کہنے لگا لگا لگا لگا لگا لگا
یہاں سے جو میرا ہوا لگا لگا لگا لگا لگا
تا کا لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا
وہاں لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا

اچھا بھٹکے ہو ماں ہر بار اٹھنا بیٹنا
اور تو کیا شہد ہے بھر میں تیرے گھر
کیا کہیں ہم مارتا ہے اور جاتا ہو نہیں
کچھ عالم کچھ حد ہے کچھ ہو ہے کچھ ہو ہے
اس کے کھ آداسن نہیں ہم اٹھتے تھے
نویا ست نشہ می سے خزانہ نام خدا
بہراری می تو رہی نہاب پہنچتے تھے

ہاں ہوا تو جھٹکے ہو خوار اٹھنا جیسے
دگی بیٹائی سے سو سیرا اٹھنا بیٹنا
وہم عقل میں تیرا بار اٹھنا بیٹنا
میل جاتا ہو تیرا بار اٹھنا بیٹنا
گر تیرے وہیں دہرا بار اٹھنا بیٹنا
وہاں لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا
وہاں لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا

ترتیب بن اپ جوکل پو قرارا خفتہ کرانا
خدا بنے کنہر جاتے ہیں ہم جو کر خود رفتہ
جواب خدا کی جواب دیں وہ کہہ کر آنا ہو
مرو کہ ہیں جو وہ آنا تو پیر گیلہ کیوں پولا
خدا کیوں اسطے کہ فکر کر جلد ہی ای حیات
خود رفتہ کا ہم ہر دم جس گیلہ سے رہا
خاتوند رات کس کو کان کو بانگ آؤ
خیر گیلہ کی بیٹھے ہو گئے جرات انہی را کو

تاک میں اب تنگ و نامہ اپنا پر مولیٰ
 باغز رکھا تھا جو عند یسب فترہ سنج
 ہوا و نامہ تاج کو آج انکی آمد پر مرا
 قطع تاجی کا جامہ گویا ہم پر دے
 بیٹے کی انکھ پر ہم میں جرات حق کل
 اُس میں جو اٹھاتا ایک لفظ جسکو سوتا

گوشتن پر ہیں تانناں ہوں گوری نہ ہے
حالم بیان کری جو سخت و محالم
اشکو اثر نہیں کہہ اسے جسم تر غواہیں
ایروہاد گلشن دلگیر آئے کیوں نہ ہوتا
جراثیم سوخت آفریں چاہو کہہ سکتے

تو در منزلت خدمت که بتول سودا
شب و روز آن کی جو خاکی حق و سحر کینه گشت
و دم قاتل کی بول آفتاب و غل و چکاو و کاه و
سوز و آتش و کشتن و کشتن و کشتن و کشتن

۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

پہلی ہم خانہ کشمیری دیوار ہر جانی ملا
سودہ کریم دل تو کوئی سخت خوشی ملا
پوسے گل کے ساتھ کسی رومبانی ملا
سہمنے جانا خلعت صبر و عجبانی ملا
نور پر شیرے سبب اسے نا ورنائی ملا
تو چمکتے ہی اپنے انکھوں نے منہ کو کھلتا

لیکن کوئی جاس ہے وہ ساقی اسلام نا
اُس سے کسے اپنے خود کا ایک کو تا
منظور ہے مجھے کیا میرا لفظ ڈیوتا
کیا قہر ہے اسیکا اسوقت میں ہوتا
چو تیار چو کے ہی اوروں حث جان کو تا

کئے تاکہ عوام کو باجماعت ہی جونا
یو ایس خیال متا دینم کہ اسی قوم پرست
ہے اور نے غصہ کیا کہ مارشال گارڈ
گنہگار کو لائی ہی سے قول دلا

<p>ہر جو ایک عاشق غمستہ گزینہ نیک نظر پڑی غزل اور کاغذ کو بدل میں مٹاؤں یا نہ مٹاؤں اگر ہم دل کو بھلائیوں میں کہا نہیں جاتا تو کیا ہو کہ پاس اپنے وہ بھلا تا نہیں ہم کو یہ کہ کوئی مرتا ہی شہر تار جا اس تنگ نفس کو ہر صوفیہ کو دکھائے رنگ گھنچن ہم تری بنی پہچنے جرات کی یہ حالت ہوگی</p>	<p>نہ کسی سے کوئی نگاہ تو ہی یکساں ہوں ملوثا ہوا غمستہ نہ یہ یک غزل کہ ہر اس کا غمستہ دل سے جو دیوانہ ہو دیکھو سوہا صلیبیں اور اس بچک جہاں میں تیرے ہر شہا نہیں جاتا تو کیا شوق سے کہتا ہو وہ بی ہوا نہیں جاتا دل سے تا طاعتی کی کیا کس ستر لہ نہیں جاتا کہ اپنے سے تو انکو بہر لہ دیکھا جاتا</p>
<p>سرتن و میرے تو سے مستگار اچھا ہوا ایک مائے حقیقت میں ہو دو کون پہنچنے ہر گھر گئے انکے تو رہا باہم یہ وہ شوق دک کر رہی فریاد سے ہمسایہ یہ بے اس شخص نے کل باتوں ہی باتیں نکالیں فدو با ہی تائیں ہر محبت میں پہ جلتا جودل و عشق زدہ ہر تائنا آوارا پڑا ایک دن اس سرور و شکر دیکھے جو چمکنے کی تا جو طفل دل قضا را آگئی اسکی قضا کوئی ہی کہتا نہیں امتا کہ اسی میں شکر جگ من عاشق میں کیا کہو تو کون عیبت</p>	<p>آخر کو محبت میں سب کے پار و تارنا ان ان کے قاب میں سب کے پار و تارنا نیچے اسے گروں نے نہ زہار وادھا کس شخص نے پاں لاکے یہ پار وادھا سہا ہر جہاں باہجے سو بار وادھا اسن وہ گریاں نے مجھے پار وادھا کہتے ہیں جرم محبت پر وہ کل ما پڑا آجک گروں سے کا بھر ہو کہ تا پڑا سائنس کا خالی ہیں اب جو لے ہی گہو لہ پڑا جہاں توڑی ہو تری یہ ایکہ کیا پڑا تا جو دل زدہ اب جو تا سرخ میں لہا پڑا</p>
<p>من ایمان نہیں مہنے کا اگر نہ فساد ہو کہ تو تھیں نہمک یہ وہ دلے جو شکر اگر کہہ دے جو دار و پیل میر کو صاف سے جو چور ہو بد کیا کیا کچھ نہ تھا</p>	<p>ہر اسان نہیں مہنے کا اب وہ کہانیں ہیں تہنے کا اگر کہی دانت یجا اگر کہی دانت یجا پہر تھو کہ وہاں نہیں تہنے کا تو کہہ دے جو اسان میں تو کہہ دے جو اسان میں تو کہہ دے جو اسان میں تو کہہ دے جو اسان میں تو کہہ دے جو اسان میں</p>

<p>آج قاتل کی گھنٹی شمع و خفا کچھ نہ تھا چاہتا جب کہ نہ تھا اور تو جگر کچھ نہ تھا پوچھنے انساب حضرت سرور کیا کیا کچھ نہ تھا سرنگوں بیٹو تو ہم تو کچھ کچھ کچھ نہ تھا</p>	<p>سب سب اس ستم کی ہو گئی کب غصی میری اور اس کے محبت بن کا ہو سارا جگر رات جو تیرے حق جہرہ اور جی بزم طرب پر نہ تھے سے کیے جاتے تھے طرب</p>
<p>ہر پہر کے سیمائی تھے ہیں تاجدار کوں کیا تر و پس نہ تو تھے مرغ گر خوار کوں کیا داور رہتے تو ہوتا ہے وہ نیز ابر کوں کیا قویہ کر رکھوں اسے اپنے مزار کا آنکھوں کو چڑ گیا ہے مزار افسار کا احوال کیا کہوں دل اسیدار کا</p>	<p>آرام نہ ہو نہ کو لڑنے پانہ کوں کیا صیاد نگر رخ کو گلشن کی ہوس میں احوال کہ بن نہیں بنتی ہے کس طرح گلستانے دل پر گلشن اگر رخسار کا گنج نہیں پاکے پاک و حل ہیں کیا جماتے انسا کے آنے باطل کوں کیا</p>
<p>اٹھ کر کہوں چھوڑیں شہم ترک کیا ہوا سب نگریتے ہیں یارب اس نگر کیا ہوا تو میراں رہتا ہوا تیرے ترک کیا ہوا جیتے بھٹائے بھگوئے آزار کیا ہوا پہلا وہ ربطا ہے بتا عیار کیا ہوا کیوں ضبط نہ ٹٹ گیا سچے اہل بیاہ</p>	<p>کرگ آفتل سر سدا دل اور جگر کو کیا ہوا کمال میرا سدا منہ ہی رہتا ہوا اپنی کو میں چھوڑ دیکھا تو میں کہنے لگا کیوں اٹھ چلا جہلے دل زار کیا ہوا جیتے ہی دل کی سے ملاقات ترک کی جمات کر و تو کیلے توانہ دغاں</p>
<p>با ناکھی گئی میرا کیلے دل آہ اکبر مجھے بے چینی اس بیانیہ میں کہ فارغیہاں گل و گلزار مجھے چرک کیا مراد اس کہن پر تھے سرتے چکا غم ساں کچھ تو رسد دیا تو سے چکا تو سن ناد کو مٹا وہ جو ہر سے چکا آج کچھ نہ تھی کا تا را تو افسر سے چکا اس کے نام نے جس کا وہ آزار لگا</p>	<p>میں کب ہمارے چھو گیا کوئی بار مجھے چھو گیا دیکھ لاش لگجو جھلسا جگہ سے چکا شاید آوازیں سناں ہمہ ہمارہ سوگ ہوتے دیکھے ہیں اوپر پیکروں پہاں بنا گہریں آواہ مری حیرت نہ اسی حیرت میں غم سے کیا کہیں کیا مدگ تیرا بار چکا</p>

<p>کہنے لگو کہ داسے باؤشہ کشور شمس آئندہ شمس نہیں رہے گا پھر پھر</p>	<p>کہ جہاں جا کے وہ بیٹھا وہیں رہا رہا اگر گئی تھی وہ کیسا بچے آثار گ</p>
<p>مجھ سے تیری پروردہ غائب ہوا مناب سا دل ہو پار ہو یا ہا جا کے کہ کیا آفت ہو یہ گئی گئی کیسے ہوا جو ہو گیا پھر مردہ آہ آہ کیا کیا کہ نہیں ہی عالم اسکان میں پھر گئی کس ہر گز گنگ پھر تیری نظر بچ جو پر دیسی ہوے رنگ فر کا کھلا آؤ گیا بزم سے دامن کوہ میں جا کر وہ صوبت پار تھی اور پیش کا بنا دل میں غلام ستار میں ہی تری صورت کو میر کا شمس</p>	<p>وصل کی یاد تھی یا جسے دیکھا طلبہ بنا حکام تھے پڑا ہلو میں جو سیاب سا درد اچھا فتنہ دل تھا ایسی شایبہ چسپ کہتے ہیں ہے ایک وہ تو بنایا گیا جرات آنکھوں میں تھی بچے ہو گئے غائب فہم معلوم کہ یہ چاند کہ ہر کا کھلا دیکر با تو نہیں جو مجھ خاک مبر کا کھلا خوش ہیں آؤ گئے چرچا جو سفر کا کھلا مرے مہرے ہی نہ امان نظر کا کھلا</p>
<p>ہو کر وہ چڑھ رہا وہ امی ہنشین جاتا رہا دکھوں کوئی تھے کہ ہے سے اٹھتا کچھ ہم درد دل کہتا ہوں کہ تو وہ ہے کہ پڑھتا کیا کہوں میرا اپنی حالت دل ہو تھانہ ایک ڈھونڈا ڈھونڈا تھانہ کھانہ کھانہ برہم کہی کا وہ ہے وہ محبوب نہوتا اسلام سے گشت نہوتے تھے اہم خواباں جان لگی ہے تھے سے کوفی ہیں لازم و لزوم ہم حسن و محبت دل آجکے دن کس جو ہو تھر ہو تھر اب بنا دلیس تھے اسی ہر عیار ہو گیا</p>	<p>جان تو مجھ پاس ہی ہوا کہیں جاتا رہا پہ نظر اپنی ہا کر ہر وہیں جاتا رہا راست کوئی کا تو دنیا سے بھین جاتا رہا دیکھ کر وہ ہی بچے اندر کہیں جاتا رہا پہ چوکیا آپ ہی اسد کہیں جاتا رہا گرام جانا سسر مکتوب نہوتا مگر عشق بتاں تھی کی فرغوب نہوتا فرغوب نہوتا تو کوئی فرغوب نہوتا ہم ہوتے نہ طالب ہو وہ مطلوب نہوتا تو اسنے اس شے تھے محبوب نہوتا ہو تھیں نہیں دل لگے تو ہزار کب</p>

<p>نہ لے دل جکودیا جو وہ سہنگار ہو گیا کوئی پوچھو تو کہ اس شخص کو آوار ہو گیا تو کہ مرگیاں پہ ڈرا دیکھ منہ دار ہو گیا جرات اب بات ہی کرنا بچے دشوار ہو گیا</p>	<p>فریاد پھر سب سے پہلے وہ آپ ہی سنا شہرہ نوزاد کا ہر دن کہتے ہیں وہ سنا دل جگر ہی مرنے پہ ہے ہے خبر کیا ای بار دکھتا ہی ہوئے چکا سا ہو گیا وہ سنا</p>
<p>رات کیا کیا بچے لالہ دنا بہنگ ہم نہا تو پرتیجے</p>	<p>انہ کا تو کہیں خیال نہ تھا انہ کی ایسا تما جال نہ تھا</p>
<p>کردم یوں پہ اب اس بے قرار کا پوچھا دماغ عرش پہ اس خاک ر کا پوچھا میں گھر خوں میں بھی دیکھا ہزار کا پوچھا تو صبح پھری نہیں جلد غار کا پوچھا نہ کا تھ کوئی یاں اس یار کا پوچھا ہزار مر رہے موسم بہار کا پوچھا پہلے وصل نہ اس گھنٹا کا پوچھا</p>	<p>ایہام بند سیہ وصل یا رکھا پوچھا رکھا جو سپہ قدم یار تو نے ازہ لطف تری سے بند کٹائی تو کس کی ای گھرو شب جوانی میں خلعت کو مرنے سے پوچھا جاں نہ یار خبر کس پہ پہنچے ایو ای رہے نفس ہی میں ہم نہ رہیں پوچھا دہن دھیت کہ جرات کو مرنے سے پوچھا</p>
<p>شب کو پہلے میں ہی سے ہم آغوش نہ تھا پتہ جانا نہیں جو کل وہ بیت سے درشت نہ تھا کہ پہلے نہ تھا گریہ سے زرا ہوش نہ تھا دلیس ہوا میں تپاں کا کہی بوش نہ تھا جرات ایسا تو کیلے تھے تو آغوش نہ تھا</p>	<p>جگ میں کہنے دن آہ وہ درخش نہ تھا دائر گوں ہام ہے شیشے رہے ہر لب ناماقوس قب آیتا حے دلیں پر میرے کا شجر میں کیوں غم کیا پوچھا آج اس کہے میں کیا جاگتس یا پوچھا</p>
<p>ایک جاں کو سوط کا آزار لگا یا سرا نہ تھے پہ کیے میں باجہ ار لگا یا اچھا ہے قاتل سے سب سے ڈر لگا یا گھر بیٹے سے وہ از ہی و دیار لگا یا</p>	<p>مل نہ تھے وہیں سے میں یار لگا یا یوں روٹھ تو بیٹا تلہ چہ رہ لگا دل دیبا کی جھٹکے بس اکدم میں ہوا پار اشرہ تری غویکا کہ جسے</p>

<p>اکدم میں اُٹا آنکھوں سے پورنگیا راسن اُسے ہی اُٹا دیدہ تیر پر رکھا اُسے بس اتھو تیر دس پر رکھا رات جو سنے قدم یار کے ہر پر رکھا اُس نے پردہ دہار سحر پر رکھا کہی جاتی سے لایا کہی شکستہ</p>	<p>خدا کے نام پر آیا تاکہ جرات سے تیرے پہنچ کر آہ جریں اتھ جگر پر رکھا بائیک بن بل بے فراکی جو میں اب دیر رکھا دیکھنے کیسی بڑی آہ میں دیر کا رکھا آغ کی رات کٹو دیکھنے کس شکل سے اتھ جرات کو چنگ ہو دلدل رکھا</p>
<p>وقت اپنا آن ہو بچا پر آہ وہ نہ آیا جس سے کہ تو خوش آیا کیوں ماہ وہ نہ آیا جسکی ہارسے دگو جی چاہ وہ نہ آیا پر کرکے میں ہو بچا ہر گاہ وہ نہ آیا اس کا ہوا تھے مجھ سمسا وہ نہ آیا جسکی کرکے رہے تھے ہم ماہ وہ نہ آیا</p>	<p>سرتے ہیں جسکے خاطر و خواہ وہ نہ آیا ہم چاندنی میں رہ رہتے ہی تو رہے مقصد برائے کے پر حیدر کی یارو آنے کی اس بچو کچھ تیر جہاں نہ آیا مسرت سے کہتے ہیں ہم گزری ہو تانہ سب آنے وقت دولت پر گئی یہ مسرت یکساں تھے جیو جو پاک اُسے جلت</p>
<p>پہلے پہل میں کیا دل سوزاں ہو آگ کا دُک دہاں سے وعدہ نمایاں ہو آگ کا خراباں ہر اک بفضلِ زستیاں ہو آگ کا سوزش سے میرے حال پریشان ہو آگ کا قندیل میں پھلے فروزاں ہو آگ کا یاں جوش اشک گرم سے باراں ہو آگ کا</p>	<p>ہوا سے جو شعلہ نمایاں ہے آگ کا جوں شمع اپنے دل پہ پٹھان ہو آگ کا پہنچ آہ سرو تا پیش دلی قدر ہو چنگا رہے اوڑھیکو سہم نہ بے سبب سوز فراں ہو دل صد جاں میں کہ آہ جبر جبر گشت دل ہو یہ کیا خاک ہوں</p>
<p>ہر حرف اسکا انگر سوزاں ہو آگ کا چکے ہو جو شریک سوطونان ہو آگ کا یہ طرف ہو کہ آب نگہبان ہو آگ کا گویا طسم اک رخ جاناں ہے آگ کا</p>	<p>جرات خیل وہ گرم ہی کہہ دو کہ سب کس گویا تند دیدہ گریاں ہے آگ کا جاری ہو سیل اشک تو افروز ہو آگ کا سوزش شو ہے دیکھ سربا جگر ہو آگ کا</p>

<p>خداوند کی طرح تجہ شعلہ نور اگر نسیم مسیح ہی ہو جائے یاں سودم ایا نہ نہ ہو کسی کی آتشین کاغذ جہاں میں انکسائی جاتی ہو جانی</p>	<p>خداوند کی طرح تجہ شعلہ نور اگر نسیم مسیح ہی ہو جائے یاں سودم ایا نہ نہ ہو کسی کی آتشین کاغذ جہاں میں انکسائی جاتی ہو جانی</p>
<p>عزم پائیدار ہو سہا فراہم قیامت دور کا اب زبان ظن پر ہی ذکر اس منور کا ہو ضلکے اختیار کا اب اس میوہ کا ہا زمین سے ہی ملا لاشہ اس میوہ کا</p>	<p>ہو قر یہ ہر گ احوال اب غریہ رنجور کا ہو زبان جان محبت دل وید صرنا جیکو گہرواوں نے صاحب کے گانا گہروا دی سے جو گندہ کھائی تھی نسیم وصل</p>
<p>ہو گیا کا فربہ ہا مہم کا دور کا کس جگر سے نظر آتا کھڑا دور کا ہے ہے نزدیک اپنے جگر قیامت دور کا نظر ہو کھو جٹا خوب کیس بیشہ دور کا</p>	<p>میں اسکا نام تپا قہر جنت کب گیس وعدہ دیا چہاں کیو کہ گاہوں اسی جکے طالب ہیں وہ مطلب کیس چٹہ رہا وکیس کیا آگہ اٹھا کر کہ ہیں دنا مع</p>
<p>کہو کے قاصد مرا کتب کیس چٹہ رہا منہ چاکر وہ خوش اسلوب کیس چٹہ رہا ہو کے آخر کو وہ مجھ کیس چٹہ رہا آہی صبر اسکی جان پر اس پر تیری کا</p>	<p>اطلا مشق ہر صورت یہ بی جہالت کی لہا اس تہرہ صبر چاہئے میرے آہ و زاری کا نہال ہو گئی ہو گیا ہے کس کس با کئے یہ بات وہ ہر وہ شہر ہر وہ</p>

<p>کیونکہ وہ ہے گا عالم شہادت پر جزا دام میں صیاد نے جیب ہر کو پرست کیا گاہ گاہ ہر قاصد ہر سے اُسے کو چکا گزار اُن گندہ پر کو مدد لینے نہیں ہیں اُو تلک سیکڑوں کے دل ہر سید میں لکڑی ہوئے اس منزل کا تیر ہوا کہ کیا کہیں گے</p>	<p>اُنکو سے تیر سے بونگ دیا باکر کا یاں تلک تلک کے کابل وہ پر کو گدستہ کیا بند او ہر کا اب کسی پید سے دستہ کیا وئے اس جنس گر اٹھا باؤ کی سسٹیا ظلم اُسکے تیجہ لبروئے ہوئے گدستہ کیا وئے ہر کو خیر میں مضبوطی نہ کیا</p>
<p>دوڑی لکڑی اُس سے دنیا دیکھے دیکھ کر کوئی نہ دیکھیں ہو کوئی نہ دوڑش وہ اب اس میں کوئی رکھ نہ گھنٹہ چوڑی جائیں نہ تیر میں گئے لکھن ہو کر کر کے</p>	<p>نہیں ہو کوئی نہ لکھن ہو کر کر کے دیکھیں ہو کوئی نہ دوڑش وہ اب اس میں کوئی رکھ نہ گھنٹہ چوڑی جائیں نہ تیر میں گئے لکھن ہو کر کر کے</p>
<p>کلیہم موت ندوں نے سرگوش ایصبا کیا قاشا ہو کہ ہتھ ہے ہوا س گل چرخ یہ دیکھت ہو اڑا دینا نہ تو سیر خدا دیکھت کیا آیا بیو کا سادہ میں ہیں ایصبا کہ کے فاکس کو شہدا وادان اور ایصبا کہ کے جات گوش گل میں کیا ہوا شب خد میں ہو اُسکے دین سے دین لگا جو ہا ہے اپنے بندے کی حق میں تو کوئے موت میرا پتھر پتھر کی جوں نشست آخر وہ موت ہر داندہ جل کے فاک</p>	<p>لکھن ہو کر کر کے دیکھیں ہو کوئی نہ دوڑش وہ اب اس میں کوئی رکھ نہ گھنٹہ چوڑی جائیں نہ تیر میں گئے لکھن ہو کر کر کے</p>

<p>پیرانہ ڈاؤپ میں ہا اسوقت میں دوا یہ فرمیں نہ ہو مانہ اس وقت نادان کا کجا مزاج یہ تصور ہو کہ دم میں لاکھ بار تھیں قہر ہے پیلے پر دیوانہ حال یاد آتا ہے تو بس روز کے ڈانٹا بیٹا پر کہو سوئے میں کیوں بوسہ لیا تو نرا گھیا کہی شرمناک چہرہ اب ایسا بخت</p>	<p>ہر لب لباب اور کیک بہانہ ہر لگا ہوئی پہلی صورت اور شہرہ ہا لاکھ کا چکے سے نے لینا جو سائن لب و دہانہ ناز کا عشو کیا غز کیا اوکا آن کا اکسا ہنس دینا اور پانا گدانا رانکا گو ہی تھمت پر مزہ کیا ہو اس بستان کا جمع ہو نا جو کس دن دشوار ہو ادھکا</p>
<p>اس وقت کیوں نہ ہو اس وقت میں ہا آہ یہ یاد خاں یارب ہو دینا سے ہوا سیرے انسا دھوے چوں پناہ ہے وہ چپ بکری کی سیر ہے کل جو لیکر آگند یعنی چنے دیکھ جو سو ہو گے پر بے اختیار ماضی کو فرخ میں جرات آج تم ہو کہ نہیں ہنا دانی نگریاں فکر منہ گہر بنائے گا کریں ماں قصہ کہ نگر بنو اپنے بن جائیگا بے دشت میں بگتے دیکھ کر کنار سونے مرغیں فرسے اپنی ہو کے غافل مستدین قسم سب کا وقت آج ہونا چاہا ہی تو آج ہونے نور اس برق و ش کی اجلا ہو بکرائی ہو قلم کو ہاتھ سے نہ لکھائی کسی کمال سے مکھ دھن جو دم پارتا ہا سے دجا بیگا لگا دھنکے دل سے سو کہم ہی شک کہ اوگے ڈاؤٹے تو دیکھو گے کہ آ بیٹوں کا رہیہ</p>	<p>آہ میں صورت نہ کہتے ہوں اس میں کا دم میں نقش اور ہی کچھ کر دیا بستان کا ذکر چھے کوئی سستا ہے کئی زبان کا دیکھتا ہا عالم اپنے وہ سی دیان کا آپ بوسے لیا اپنوب و دھراں کا ساتھ سے ہو جائے جو موہو میدا تھا کہ ہو یہ رہ گزار و ہر کوشت سے جانے کا کسی صورت نہ ہو مقولوس جالب ہلا گیا کما تھہر کر کیا سر پہرا ہو اس لہو کا اجی ہو گیا کیا ماں نگر ہو اٹھکے اٹھانیا گی بھکی نہیں ہو وقت اب سو لگا گیا لٹکے مقہہ اسی پر آہ اپنی بلبلانے کا کہ نگر طبع مازم ہے نگر طبع لگا گیا پیام اب تو لگا وہ چنے ہو کہ ڈاؤٹے کا پس تو تم کہ ہو ڈھبیا دیکھو ہی جلا گیا ہوئی پہرے ہی مطلق نہیں نگر لگا گیا</p>

<p>یہ کیوں کہتے ہو کہ وہاں ہرگز آؤ نہیں دیتے اگر وہ کی طلب ہو تو وہاں ہرگز نہ لے کر دکھاؤ شکل تم اپنی ہرگز نہ لے کر وہاں اب لکے قاصد جو ہر اشتیاق اٹا تری دور میں جو میکش کوئی نہ لے کر وفا کی میں نے تہہ پہنچے کہتے ہو وفا ہو کسی شخص میں ہے تھا وہ مقام دنواری غزل اور پڑہ تو جرات کو گہرا ہو کر میں ترپ کے سنگ تہہ پہنچے اشتیاق اٹا جہاں محل میں حق بنایا وہ سو گیا تو دہشت ہیں جو خیال اٹا کر جو آیا غلاب میں وہ غلاب اس سے کل جو کی تو بار بار میں کسی تذکرہ میں پڑھتے ہو غلاب میں</p>	<p>وہاں ہوں مرض میں تو خاری اس ہاں میں خند و گلو ویکری نہیں ہے ہاں کہ کہہ کر پیار سے اپنی جرات کو دکھایا میں نہیں چاہتا تھا بعد اشتیاق اٹا وہ ہو شکل یوں دہرا جو قلعہ شرب اٹا میری زندگی پر صائب یہ ما خطاب اٹا مجھے آتے ہوں ہی دیکھا مدد کیا اٹا وکلام سننے پر میں پر اشتیاق اٹا مری تریک وہ اگر جو ہر اشتیاق اٹا دوزخ میں سو پڑ سبب غلاب اٹا تو وہاں پہنچے دوسرے دوزخ میں غلاب اٹا مجھے شوق نے دکھا کر قلعہ شرب اٹا تو وہاں دوسری جرات ہو کر اٹا</p>
<p>یوں ہی دھشت میں پڑ گیا لے کر میں جہاں ہرگز نہ لے کر جہاں تو دوسے کہیں نے تھا جہاں لے کر تیری طوطی راہ کو لے کر ہر جہاں بولایا نغمہ دیکھنے میری طبیعت آہ جاتا ہوں اپنی گھر میں اس دھشت جہاں تو دھشت میں جہاں جہاں کر کہتے تھے قاصد جو دھشت اس میں جہاں لے کر ہرگز نہ لے کر وہاں غلاب میں تو دھشت میں</p>	<p>کہتا ہے یہ دھشت میں لے کر میں جہاں ہرگز نہ لے کر جہاں تو دوسے کہیں نے تھا جہاں تیری طوطی راہ کو لے کر ہر جہاں بولایا نغمہ دیکھنے میری طبیعت آہ جاتا ہوں اپنی گھر میں اس دھشت جہاں تو دھشت میں جہاں جہاں کر کہتے تھے قاصد جو دھشت اس میں جہاں لے کر ہرگز نہ لے کر وہاں غلاب میں تو دھشت میں</p>

<p>ہاں جو وہاں تو عظام کو مینکھا دیکھا تو پروں دل بیتاب لے گیا ہن اُنکے عالم شب مستانے گیا شیشہ میں ہیر گیس وہے تاج گیا دل لگا نیکا فالدان سو با رہنے نکلا صبح وہ گھر سے جوج دلی کو خواہے نکلا عرف مطلب کوئی منہ ہمارے نکلا اک لنگاریں گھر سے تیار سے نکلا پاس سے ہوئے بھوکا وہ پتھر نکلا</p>	<p>ہمیں گل گیسو کی باتیں جوت کل داس سے آئے ہی جو ہیں طوطا گیا دیکھیں سو کیا کہ اور ہی عالم میں ہو کر آہ کیا کیا رنگ لڑخیزت کی آئی جب دل کے گہانے سے ہی حق سے ہمار نکلا میر کوش دیکھ کے چراتے گئے ہوں خوشید کیا کہیں صل ہونے پر ہی زباں سے اپنے آپ کس شخص سے رہتے نہیں جوت داری کی کہیں دکی پیش جب شکر ہو گیا</p>
<p>کاہ اجوڑے ہون پالا کس نے کیا کیا زخم پہ زخم اس کی صیبا کس نے کیا کھدو نہ صیبا غضب تاک سے کیا کیا تیرسا اک دیدہ تناک نے کیا ساتھ اپنی جو کھا تو تھامیں نک نک کیا جوں نقش پا میں کا ہوا بس جاں گرا ورنہ وہ کاٹ کر انہی ویجا زباں گرا گر زلزلہ یہی پیر تو سا سا مکان گرا ہو دے پڑا تو پڑا پڑوہ مسان گرا پوئے بے جو کوئیں کے کوئی دین گرا</p>	<p>رنگ لڑخیزت گھر انا کس نے کیا شمشیر بکٹ کیا وہ قاتل خوشی سے اب میں جو شخص میں ہوں تو پیر کی زباں دوست جو تصور مرزہ پار کا گدرا یامان گدشت کی کہاں ہی جوت پہاڑ کا دیکھ کر اطمینان جاں گرا لا لا زبان پہ نہ جوں طبع سوز خم اب اظہار دل سے ہی گھر میں پہنچ ہے گشت میں دستارم صبا شپہ پیر ہے آواز جوت صبا کی ہو جاہ میں دیکھ پاکی ذرا آگئیں دکھا نیکا مزا</p>
<p>چوڑوں میں ہی ہر سار نہانے نکلا مین بخش میں عجب آنکھ لڑائے نکلا وہ گادٹ کی نکلا ہوں میں بلانیکلا شعر اس وقت ہی جات سے پڑا نکلا</p>	<p>اے کے لڑنے کے ہی صدمے کہ تیرا آہی یاد آتا ہے تو جاتا ہوں خدا جانے کہاں نہ اس چہ نہیں کہ ہو تو باہر بند</p>

<p>پایوس میسر ہیں ہی بہت نہیں اب عاشق بچے بہا ہے تو کہتا ہے ہایا باطن میں وہی لاک پظاہر میں اگرچہ و خطا نکات سے نہ پیشہ مدد باقی شاید کہ لگی آنکھ کہیں اور جو سے اشد ہی پر روشن ہو لو کی تو حقیقت جرات نہ شب و دل کو کراؤ پڑا</p>	<p>وہ چوری چھپے کے ہی ملاقات پہنچا بہ تو مورد قہقہہ و دانات نہیں اب جاسوسوں کے خطیبے ملاقات پہنچا بہ اس وکی تسلی کی کوئی بات نہیں اب وہ ہونٹوں میں باقی اشارت نہیں اب ظاہر میں یہ کچھ حوت رکھایا نہیں اب وہی تری قسمت میں کوئی بات نہیں</p>
<p>سرسرگرم ہیں میرے بس نالشہ آب مرنے جوتی ہے اس غلام کو محسن بجائے تلے میں تالے سرنگ آکھوتے جدھر کو رہیں ترے عشاق ہو گئے آہ بزرگ سے بچے بوجھ کی اسی حیات</p>	<p>میں جوش گریز خوں دیاں آتش و آب مجھ کی ہویہ داستان آتش و آب چاہیے تلے کہاں کا معال آتش و آب نظر پڑی ہے اٹھراک جہان آتش و آب مگر کا داغ ہو میری زبان و آتش و آب</p>
<p>بہت کے جو گھر لکے ہیں لاؤ نصیب ایک شب آشکو اکیلا جو کہیں پائے آہ آہ قسمت میں ہوا سے ملنا تو بیلا قول پہلا ہے نہ ہوا وہ تو بد عداست ربا و مضمون نہیں سنتے ہر خواہش و عداست ہر رخسار تو آتا ہیوں خال سے خوب یہی خوشی ہو کہ پہچے ہو تو مال ہو کیا جو ہوں مشتاق انہیں ہر روز گھڑا ہر بند رونے والا ہو میری دایاں مقابل ہو کبیر جرات نہ شب و دل کو کراؤ پڑا نفس کی ہر ہڈی اس کے دل سے مال ہو خوب</p>	<p>بات کرنا ہی نہ قسمت میں ہوا یا نصیب ایسے قسمت جذبے گلاب یا نصیب کیا کہے کوئی کہاں ملے کہ نصیب نہ کہا جئے ہر زبانی ہی ہر اسے نصیب سر کو لڑکے ہی کہتے ہیں ہر نصیب کہ لگا دیجئے ہونٹے اپنا ترے گال سے خوب باوجود کہ وہ آگ ہو مرے خال سے خوب کلک ٹکٹن میں ہی ہر رسم اس سے نصیب دامن ابر غل ہو کے روئی خوب لیکن آئندہ غزل ہر غزل حال خوب بہار سے کہ نہ مہر پہچے رمال خوب</p>

جسے دیرانہ لکھ رہا ہو اسی جانتے قریب
 ہو جو کچھ پانی ترے عطیہ خال میں خوب
 بہتو واقف ہے کہ جرات کر کل احاطہ کیا
 بلا میں ہاتھ نکلے لینا رہا میں سزا دینا
 کھینکے و مدھ پے حالت تھی یہ چاری رات
 میسر آئی ہو ایسی ہی لاکھ باری رات
 اسی خیال میں ہم جاگتے ہیں ساری رات
 یہ رات وہ ہو کہ تیرے جسکو مل رہی ہو
 اذوے اسوقت و کیا کہنوں دل زندگی بات
 کچھ ہی بھی نہیں جاتی تری تیار کی بات
 گوش گل نے سنی مع غریز کی بات
 بخدا کچھ نہ کہی اُس بت صبا کی بات
 سو نسل سے میاں صوفیہ دہا کر گاتا
 قدرت گردیں وہ بت کافر و اولیاء اللہ کی قدرت
 اور سنگینے اس کو کہ کہیں کا رہنے پر ملامت
 صحت کافر و خدا کا جگر اٹھانے کی صورت
 آنکھوں کا یہ عالم کہ آنکھوں سے کیا کمال ہو اٹھ
 بلکہ تھوس بھی گریہ ہو گرا۔ ایک طرف صوفی
 ہو اسلوب بہ رنگ پرستی تنہا اراک صوفی
 جسکی باتیں ہی ہوا کا لکھا صوفی نے سو رنگت
 ہر شخص کو سامنے پکایا نہیں پیدا غرض شریعت
 امدادی رہا۔ بارگاہِ ثلثا۔ ہو دام محبت
 پر کام پلنے بارگاہی ہو چکا۔ اللہ عزوجل

<p>ہو دیا سب کو کہ جاں کا نہیں مسلح جرات کہ اس تری غصہ نہ لگے گر ہی تم ہو تو کام آخری اپنا شام صبح ہے وہیں لیریز خون قہر ہم اک جام صبح گو یا کندہ تا دو ادا ہے حسین بند پہتا جو اشکو نام خدا ہے حسین بند سپنے وہ عشوہ رتو بجا ہے حسین بند حیران ہو عقل میری کہ کیا ہو حسین بند جرات نظروہ جیسے پڑا پڑ حسین بند</p>	<p>احوال کیا بیان میں کون آگے مب وصل ہی تو ہو گا دہر کا گنگا ہے ہیں وہ قلب شام ہی عصر ذہن آ نام صبح وہ کہاں راتیں جو کہتے تھے کہ سادہ صبح زور مارا کہ داناہ چٹا ہو حسین بند دیکھئے کس نگاہ پر تھے آپ اپنی آنکھ کو ہو پھندہ پھندہ جسکے ہرے پور پور میں اب دلم دل کہوں میں اسے پاک جان آئی نہیں ہی دلم محبت میں کل مجھے</p>
<p>سنا دیتا ہو سب اک بات میں پناہ پر آ کر کہ جو جاتی سے لگ جاتا کفر و خبیث آ کر پہن دراز رہتا ہے کھرا دودھ پر آ کر پکارا تم کو کہہ سے کیسے کام پر آ کر یہ ہو جاتا ہے ہو جو دھماکی میں آ کر ہر سہارے میں چڑھتا ہے پورا آسمان پر ساروں کا گرد مکائے فدا آسمان پر اندوہ کا ہاسے دیا آسمان پر</p>	<p>پہتے ہیں جو سوادگی دفتر اسے لہر آ کر نکھوتائی دگی اب اس تک بائیں سکتی نکھوتائی گئی جو تھارے گہرے وہ مضطر خدا کے واسطے پناہ میر کہہ پناہ اتنا کہاں آ کر کہاں بیٹھے سمجھتے کہ ہیں آں اُس گ کی سی : پاؤں سارا آسمان پر داخلوں کا دے ہو نہ شمار اُس گ کی کو جو گرمات میں کو ٹک پر کوئی جگہ</p>
<p>سہکتے تم جو کئی شب مرے گھر میں آ کر ایک برہم کی سی ٹوک اپنے بچوں آ کر خون دل جگے ہو یوں وہ عزم آ کر اب کہاں جائیگا آپ لہر میں آ کر مٹتے ہیں ہیں اُس لہر کی مدیا گن ضرورں سے آسمان کو جھلکے</p>	<p>مذہب ان سائیں میں دھڑلے آ کر سائیں پتے ہیں جواب آہ دہ گہائی ہے جیسے وہاں نظر مگر شفق آتا ہے تھے ہی آنکھ ڈرائیں کہیں ہم مار گئے جرات آیا تا نظر بکریاں اک بلوہ دور سے کل پہنچے اُنکے آسمان کو دیکھ کر</p>

<p>کچھ نہ کیا آنکھ نہ کھلا کر نہ لگوں بیٹھے ہے خام فرقت یا آہی یہ کہ جسے آنکھی جہنم سے جہنم لایا گیا تھا لگا کر</p>	<p>محل خواباں میں ہم اس بیدار کو دیکھ کر مرچے ہم اس بلانے مالکوں کو دیکھ کر سخت جی کرتا ہوا پناہ سجا کر دیکھ کر</p>
<p>اب خاک دیکھا ہی دل کو جلا جلا کر یہ جی کوئی ستم ہی یہ بھی کوئی کرم ہے کوئی آشنا نہیں ہے ایسا کہ باوقا ہو</p>	<p>کر رہا تھا تھی باتیں کیوں تیرا بنا کر غیروں پہ لطف کرتا چکو دگھا دگھا کر کہو جو تم یہ باتیں ہم کو سننا کر</p>
<p>جرات و آخر اپنی جیکو بلبل گویا جو دم سے اس بت عیار کا تاج پہن رہا جواب برسوں میں جلتے دیکھو پوچھنا کو</p>	<p>ان بھیر دوس سے دکھ لگا لگا کر دیکھ دلیں بچہ کرباں وہ ہشتا نیو بھڑک گورہ دن جو جھلاتا تادہ فاضل کو لگا کر</p>
<p>تری جنت جہنم جہنم و جہنم کی نہ چکو دلی مہر ہے نہ کوئی کی خبر وہ فکس دیکھتے ہی محو ہو گیا ایسا</p>	<p>محو ہوا جی رہا اشی کی دینے رہا کر تو سے بغیر کیوں نہیں کسی کی خبر نہ اشکو اپنی خبر ہے نہ آری کسی خبر</p>
<p>جو زندگی مری منظور ہے واسے ہدم اس ڈبے کیا کیجے ملاقات کہیں اور کیا مانٹ کوئی اس بت عیار کی سمجھ</p>	<p>خدا کیو اسطے واسے ہم اس جھگی خبر دکھو تو مہر سے رہو رات کہیں اور ہلی ہے جو ہے تو اشارت کہیں اور</p>
<p>گہرا شکو بلا نہ در کیا دل تو وہ جرات بڑے ہی آتش خم یوں اپوختن کے اندر ہم اس طرح رہے باران زنگار دور دور</p>	<p>یو لاکھ بس کیجئے مدارات کہیں اور ہر دم نمی طیش ہے داغ کس کے اندر قریب جوں کوئی رہ جائے کارواں دور دور</p>
<p>جیل بانہ ہے یہ کیا کیا وہ بزم خواب نہیں پڑے ہر شاگ چٹا فاقہ قحی سے ہم اندر ہر پاس ہر پاس میں کے دکھاتے ہیں ہر بار</p>	<p>وہ پونچے برگ گل بس حور زانو دور رہی ہے آگ آہی مری رہا نہ دور ہر گل مری باجوں کو سے کان لگا کر</p>

<p>سینہ پر مرے غم نے گلستان لگا کر کھرکی خنجر نکو ہے ہفتستان لگا کر اُس شمع سے جی ایدل ناداں لگا کر اک چاند سی صورت کا چھو دیاں لگا کر</p>	<p>لکھ لکھو داغوں کی عجب سیر دکھائی بہر پار جو کہتے ہو کسی کا جو ہے جہاں کیا نصرت میں اپنے نہیں رسوا کیا تو نہ کیا جائے مینا کی کماں جا کوہ چرا</p>
<p>وادی مست ہوئی گیوں ہمیں نہ رندی پتھر تیزے دیوانے کی لکھاں میں چڑی پتھر ٹھہر کر بس کھاتے ہیں جوں بان کو رندی پتھر</p>	<p>ہم اکلین دانتے خاص دور کو چھوڑ دینے پتھر اے پروردگار سنگ جناح سے زیاد اجڑاں کرے میں یہاں ہو جاتا پتھر</p>
<p>جھڑن دیکھیں دم صورت یا ماری نظر یک طرف ہر میں جگہ کی قطار آئے نظر شاخ و شاخ مجاہد محل و پلار آئے نظر کوہ بکھو کی ہوا و سر پرتی پھار آئے نظر باتہ میں مطرب سر غرض کو تار آئے نظر مستے ہی تا مرے پار کو یا کو نظر</p>	<p>اپنا جب کوئی قصور میں گذار آئے نظر ایک طرف سر موٹیروں پر کریں یکایک غم پیار سوئے نہ سلی میں ہوں مرغان چین ہوئے اڑتوں کو گنگر گشت گہرائی گردش جام ہو جوں گردش چٹان چاں ماغداد غزل اب پڑھ کوئی ہر آن تدار</p>
<p>وہ خواب میں تو تھے پر آئے خواب کیونکر اب جائیگا خدا یا یہ اضطراب کیونکر ذکیں تو اب کرے گا تو اضطراب کیونکر اب دیکھنے کی دیکھیں لاو گے تاب کیونکر ہر دم کہیں نہ جرات یا تو خواب کیونکر</p>	<p>بن دیکھ اُسکے باغے سے غم و غلاب کیونکر پاس آئے تو بٹھا یا دل اور تلبلا یا سینہ چاؤں آسکا کیونکر فوج لیدل گوئی ہیں چو میں ہوں بن غم کو جبہ نیل دل بھانگ ہی چو آخر بی خانگ کیونکر</p>
<p>جاتی ہی جوں در جاناں پہ کمار آئے نظر آتش سن کا ایک طرف حصار آئے نظر چلے جوں خاک یہ کوئی دیوانے نظر ہوں ہوتی تو لیے میں کہاں کہاں ہر روز کو جلی سے تبتے ہو تپوں میں ہم زین ہر روز</p>	<p>رخش دینا ہی ہے ہم وہ ہیں سوار آئے نظر اپنے تو سن کو بہر کا جوہ کاوی پہ لگاؤ دکھوں چنگ دیا آتش غم سے ہلات نشست تکی صورت کی ہرے وں ہر روز پام اب وہ نہیں پہتا زبانی یہی</p>

<p>فران میں کسی یہ وہ نہیں کہ اوپر کرت کچھ ہی نکلی دہل مار کی یار بکوس اور نہ تانے ہی ماز ایشاں سو کیا شے کہتے جو کنگش عالم سے مرغان سیر کاش چہ چہ وہ دم نکل تو کہتے ہر روز غم پائے کو جو بیٹوں کسی غم اور گریس</p>	<p>مگر یہ کہتے ہیں سوز و گمناں روز جی کئی جہاں میں بکھلا چلاے کو یہ یار بکوس ہاں مگر آگے خریدیں ہیں طہار بکوس کینچ لاتی ہے ہمیں جانب گلاز بکوس ایک بوسے کی رکھے یہ گنہگار بکوس ہر قرار ی بھی کہی ہو کہ چل یار کے پاس</p>
<p>آپ چپ چپکے نہیں جاتی ہر ایشاں کپاس جائے جا میں جو نہ ایشاں بکھلا کپاس چند سے اوقات کسی مرغ کر قاصد کپاس جی یہ طرے ہر روز بات بکھلا کپاس کو سو لگے اپنا نہیں دہیان اور طر دل کس اور طر جاسے ہو جان اور طر جگہ جاتا ہو وہ بے تیر و کلاں اور طر کہ وہ نہ پیر کے بیٹے ہو نہ ایشاں اور طر کیا کروں میں کہ بٹا جائی تو نہ ایشاں اور طر</p>	<p>نہ لگائی سے نہ لیاؤ گانا اور طر وہ گیا کس طر اٹھ جائیے میک یارب دہن ناوک غم ہوتے ہیں ہم مید دیوں یاں تنگ بزم میں تنگ رہتو ہیں کو کھان گو چوں حالت ذرا تری تو کہی رہتا</p>
<p>دیکھتے کوئی چہرے کو تو ہر دم ہنسیاں گ نہ ہوں نوج شمسے کا فور جو آ رنگ تہ شمسے کہا اٹھ کے کہ لہو کہلا رنگ ایب تو کہیں سمئے نہ کیا نہ سنا رنگ الفت کا ترے چہرے سے بکھلا رنگ</p>	<p>نیرنگ بھٹکتے یہ اپنا تو کیا رنگ گرمی سے جو محفل میں بہو کا سا وہ آیا جب چہرہ پر میرے نرمی نام کو سرفی رنگت کو ترقا دیکھ کے کہتے ہیں یہ خوں جماں کر ب جیسے تو انکار محبت</p>
<p>دیکھتے لایا ہو کیا نکل خرہ یار نکال ایک ہر ایک لگا دوڑنے تلوار نکال بہیں گئے اراہمال کو سب یار نکال</p>	<p>سیر کر دئی ذرہ پردہ سے نہ یار نکال دوکر محفل میں جو اس سیر پر غم کا چلا جی میں شہری ہو ہی بات کہ وہ بکھلا نکال</p>

<p>چاک کر مینہ کو اپنا دل افکار نکال اور بھی جی کا بخار اپنے تواسے یا نکال جی میں آتا ہو گلا کاٹنے تلوار نکال جان آکھو نہیں ترا طالب دیدار نکال چل بے چل مجھے نہ ہر بات میں ٹکرا نکال دل سے تو اپنے لئے کھیل تو چار نکال</p>	<p>اُس کے اُسوق قمر سے رکھ دو گاہیں زور آتی ہو زمین ہاتھ یہ تیرے جوت حیدر خان کو بھی دے گھر سے یا نکال اجو آجان شتابی سے کہلے آہ سے دوں جو اب سن اُسکو دیکھو گلا کے کہے خفتنازی پر گراؤں شرف سے جوت</p>
<p>لب پہ میرے میر فاموشی لگا جاتے ہو تم میری آنکھوں سے ذرا آنکھیں ملا جاتے ہو تم چلتے چلتے اس لئے آنکھیں لڑا جاتے ہو تم ایسے ہو کر یک یک نا آشنا جاتے ہو تم اسیاں جوت ابھی گہرا چٹکیا جاتے ہو تم چوڑ کر تانکھیں پھر ٹکڑیا جاتے ہو تم خود خود جو بیٹھے تھے تھلا جاتے ہو تم حکو جو یک خوں جوت کو آنا ہو تم</p>	<p>اُس کے آواز اپنی جیہ پر سنا جاتے ہو تم کیا کہوں کیا کیا مجھ سے جوت جوت نہ نہ شہنشاہ میری اور دیکھیں جو تھلا جاتے ہو تم کچھ نہیں رہتا ہو پاؤں شتابی تھلا آہ ایک لعل زور بھی پڑے کھیم خن میں دسب کہ چوڑ پٹا ہوں تھلا جاتے ہو تم اپلا ہٹ گئے یا داری خفت دل ہو تم آپ میں ہوں میں آنا سر کھٹے ہو تم</p>
<p>بکسی دیکھو کس طرح سے ہو بیٹے ہم پہلی ہی میں میں میں گہرا بار بار بٹے ہم اب نہ آئیگی میاں خوش نہ ہو ہو بیٹے ہم اسے دل دیتی ہی پس فرزدہ ہو بیٹے ہم اپنے سب راحت و آرام کو کھینچے ہم لے خضر تصور ترے قربان سے ہم حد کر کہ بڑ منت دربان گئے ہم جس پر ہم میں با جال پریشان گئے ہم جز تھکے ہو ہر رات کو جوت سے ہم</p>	<p>دل بکرا جان غم عشق میں کہ بیٹے ہم تھلا خن کے صبر کا کین تھلا بیڑا دھڑ دھڑا تھلا راتیں ہر گت تھلا جب تھلا دل نہ دیا تھلا تو کھینچے خن دھڑا خن سگر سے تھلا کھینچے جوت تھلا قات جی سحر سے گئے ہم اُس کے قصہ میں جو شب بند کیں آنکھیں حبس خن آجی سب پھر ہوئی ظاہر ایک واقعہ کا ماہی سے تھلا تھلا</p>

<p>کیا باتیں کہ محنت نے کیا ہم پر کیا ہم ہر بات سے محبت نصیب آسانم کواری ہم سری وحشت سو کہ کول دلیس یوں کہلاوی آج ٹاٹا غباں کیوں دلیس گھین لڑی سچو ظالم یہی حالت رہی اپنی تو دلیس معلوم ہوتا ہے جنون خیز اور یہی پڑے غلام کی سیل پرست</p>	<p>جہاں نہ حق ملے نہ کی مان گویا ہم ابھی ہیں اس کٹار وادہ کی ہولناکی کا زخم ہم اپنی لگ گئی کیوں ایسے دیوانگیو پارے ہم پڑے ہوئے گھٹن میں سینے پر بچا ہے ہم یوں ہی مرا بچکے اک روز چلی کو مارو ہم کہ ہوشیاری سے شہر آئے ہیں شہر ہم</p>
<p>تصور یا محبت سے ہلکا جھٹکا کر رہا ہم کئی بار اسے دیکھا آج چشم تہرے ہم کو وہ جب آئینہ دیکھے ہو تو کیا کیا سکا تھا ہو بلا لعل سخن کیا خاک ہو کر اس کی محفل میں نہ کہنے غیر سے آنکھوں میں کہہ دو چہرے نصرت جگ آئی ہل لعلت کو تیرے کتاب سے ہم عینکنا پر نصیب نہیں ہو تو دھن میں بھی یہی سوال جو اسے کہ کیوں تم آتے ہو اگرچہ دلیس ہزاروں ہیں نہ عالمین جو دیکھنے کو ہمارے وہ دیکھی ہو جرات</p>	<p>تو چہ کرتے ہیں آپ ہی آپ کیا کیا کھڑا ہم سزاوارتہ بہن تو چوڑی اینٹ پر ہم بھوکہ کی کہانی میں نہ پیا تو سنا کر ہم کہ چپ بیٹے رہی ہوں نہ تو بھوکا کہ کھار ہم نہیں نامان ایسے سب سمجھے ہوئے ہیں ہم جو رہیں تو چٹیں وہ اسے کتاب سے ہم اٹھائے انہرہ میں دیکھتے کتاب سے ہم تو یکے کوئی منہ دیکھو ماجا اب سے ہم رہاں پہلائے نہیں اس کے قاب سے ہم رہا کہ نہ پڑا لیتے ہیں شستا سے ہم</p>
<p>یا تو اس کے گھر سے آتے تھوڑے اپنی گھر کو ہم جب نہیں ہوتی کوئی ہمدرد وقت اضحاب ہاں ہر گھن ہوں یوں قہر طرد کا یک خاک ہو جا نا دل سوراٹا کہ نہ چھوڑا فانی سجاتا میرا سے دوسرے کو نہ جالتے دیکھتے ہی نہ کہہ کر جلتے ہم انار یا اداہ کا بڑھن نہ جاتے اپنی</p>	<p>یا اب اپنی گھر میں بیٹھے دیکھتے ہیں وہ کو ہم جب لگا جاتی تے روتے ہیں دل مضطرب ہم یہی میں تا جا بیگ پر ہیروں خج کو ہم را کہ ہوئی زچکے ہیں جب کسی اٹھ کر ہم کیڑے کے دور سے جو کوئی نہیں گھر ہم دل نہ لگ جائے بہتر نہ نہ ہرے ہم ہاں کہہ کر نہ سے سے سے سے سے</p>

<p>جاکے اُس پاس کسی نکل سیر رہا ہے ہم اگر دینا بی سوزیاں شام دھڑکاتے ہم دہر دہر رگ پڑے پڑے ہر جا ہے ہم</p>	<p>بہت رتے ہی اراک رہا دیں کہ آہ ملاقات میں خزاں کی پڑا تا فرق گردیاں پہ پہر کے نہ آتے جرات</p>
<p>وہ ایک یوں چہرے یاد پہلا ہے تم غلام خیر کو جہم سے با بیٹے تم دیکھوں کیا بھوک تو بہوت نا بیٹے تم</p>	<p>کبھی محفل میں مرجاں یہ جا بیٹے تم گہری بستی نظر آئے گئی ویران بھوک غور و نگاہ سے آتے ہیں گون گون کر</p>
<p>پھر مری جاہ کی کہل جاتی ہو کہل کیلے تم بیٹے بیٹے جوں ہی یاد آتے ہوا بیٹے تم خود تنہا ہیں آٹھ گڑھے بیٹے تم</p>	<p>کھانا سے بدن آتا تو چشم میں غم آنکھ نہ آنکھ نہ آیا کیونکر روئیں ہم کب پرانی غفلت اُسکا نہیں نام خدا اکرم</p>
<p>چنے پہ ہیں ہم راہ رواہ دنا اکرم ہوا رخ ہو خوشید قیامت سے سو اکرم آتے ہی بیٹھ گئے اپنا جگر نام کے ہم</p>	<p>جو نہ شمع بظاہر حرکت کہ ہے پرہجوم وہ سوخا عشق ہوں جرات کہ بھگے ہم جوں اُنھے پاس سے اس غوغا ملازم کو ہم</p>
<p>مدد ملے ہاتھ میں تصور سے مدد ہم کو ہم آشنا ہوتے ہیں ایسے کوئی نام کو ہم کہ طیر مٹے نہ بولے تو اور ناما دیکھیں ہم</p>	<p>سن سفاقت ہی جرات کہی تہ ہن ہن ہوں دیکھو نگر دیکھیں یہ کب تک تم ایسا دیکھیں ہم پست ہی جاگتے سے آکر کیا ایسا دیکھیں ہم</p>
<p>جو تیرا نام لیتو ہمارے بیڑے کی ہم دھڑکتی تیرے دیکھ آتے ہیں ہن ہن ہم دیکھو کر بٹ کر فزون عشق میں مقدر سو ہم</p>	<p>شاویں کیونکہ جرات پر خیر عزت و مال ہو چہ نکل جو طیس اُس رہن غم سے ہم جان و ایمان دل و دین صبر کو ایسا ہے</p>
<p>ناب یکساں ہو گواہ طبع جو رہے سے ہم کیا نہیں نہ بنا کر دل مجھ سے ہم اُسکا نہ دیکھ کو بس دیکھو پھر ہم</p>	<p>نہیں معلوم کہ کیا دلچسپ ٹوٹ پڑا پہنچے ہر چند کہا پر نہ وہ آیا یاں ہم اپنی پہلو سود جب آنکھ گر پلا از حرکت</p>

<p>ٹانگ ملا کے نہیں آگئے نہ رستم سے ہم ٹانگے نظر لیتے ہم یہ غیری تم افسوس وصل کی رات چو چو تلخ طل پائے تم دورک جلتے ہوا کاتکے کہتے ہستے جا و میر کا کہنے کو قزوات ہیں وکے</p>	<p>اور غری خواہش کہ طیل آٹھ پیر تم سے ہم پوچھنے پائے قمار میں نہ ہر سے ہم یہ مفضل کہیں گے وقت حیرت سے ہم ہم ہی ہو جائے غفا ہو۔ نہ اگر تم سے ہم ٹانگ ملا کے نہیں آگئے نہ رستم سے ہم</p>
<p>گر غم طعن سے تیرے نہ نہیں ہوتے ہم جب کراں سو وہ لکھ لکھیں با بیٹے نہ ہے جیسے باغ و غنچہ سی ہیں اکم گزرا رند کہتے ہیں وہ آدنی کہیں غم آتی</p>	<p>بے اہل کا ہیکو رنیکے قریب ہوتے ہم جی میں گزرنے ہو کہ اس کا شہرین چہ ہم کاش پیدا ہئی ذاسے بان حیرت چہ ہم جب وہ ہما ہو تو اسوقت نہیں چہ ہم</p>
<p>انکار کماں جب بیکار ہو گئے ہم بدستہ وہ جہدم کہ چن میں خاک اکیلا بے یار نہ جیتے ہیں نہ مروت ہیں کہ ہستے گو کام و دوا عالم سے رکھا چو غلے ملکام</p>	<p>کچھ دیکھتے ہی نقش بد پوار ہو گئے ہم افسوس نہ اسوقت مجھزار ہو گئے ہم کا خوش ہوا اہل ایند گو گار ہو گئے ہم پر کار محبت سے نہ بیکار ہو گئے ہم</p>
<p>کیا درویشاں تاکہ گویا کچی جرات شک جو پر میں جہلک اپنی دکھا جا جو تم میں تو سب کچھ چھوڑ دینا ہوں تھا واسطے اچلا سٹا کئی یاد اسے حضرت مول آؤ ہو</p>	<p>ظاہر میں نہ دور و درویم یار ہو ہم اور نیلک سو مرے دکھو گا جانے جو تم چور کر تھا کہیں پر چھو گیا جانے جو تم خود بخود جو بیٹے بیٹے ہٹا جاتے جو تم</p>
<p>روند و شب تا پیر مل رہے ہیں جو جگہ بدل بجلی سونک ٹپکے کیونکہ اگر کوئی دم آجے جانے سے کافروں جو کہہ رہے ہیں آپ میں چہ نہیں ہما سو کہتے چہ کہیں</p>	<p>چلتے چلتے اسٹے آگئیں لڑا جا جو تم یاد بچلے رابطہ مجھ کو پہر دلا جاتے جو تم ایسی بھڑکی کدوار کچھ ہٹا جاتے جو تم شب کو چوک خواب میں جرات کر لیا جو تم</p>
<p>انہ میں ہو لائے ہو تم دل کا ہو کہیں دیکھ کر ہنر جو کہتے ہو تم آؤ میر و ملت کرو</p>	<p>شعر پڑانا ہم سے اور معنون گشتا ہو کہیں باتیں یہ سب ظاہر کی ہیں پانچ پانچ ہو کہیں</p>

<p>دلو میرے لیتو جو ہی ذمہ خدایا اور کہیں جرات میں جو نہیں ایسے باغ کیا ہو کہیں</p>	<p>باغ میں کوکے نکلوتی یہ کافروں گروہ ملک جیتا اُنکے ہو تو جو یاد کر دم فرماں</p>
<p>کھلتے رہ سکو میں سلام شکر میں کایاں ہاں کسی صحت وہ دی چشمہ ناز کو تیرے یاں ملگنی تو بس وہ باقیں سب ہی نہ دایاں اُنکے ہاتھوں گہر کے دہرہ رہیں ہر حالیاں بھر کر دیکھنے جاتی ہیں تیرے گاہیاں</p>	<p>یا دکر وہ من سبز اور اکھڑا نہا ہوا یاں کچھ نہ کچھ کو پیشا ہوا بات لکھ بھلاں وقت اظہار کا محض میں لگی جس کا کچھ حاکم چاہتا اُنکی کہوں کیا میں کھلی ہر تیر کاش جرات وصل کا دن ہو جلد کھیب</p>
<p>جی تو گت ہی نہیں یاں کو سرا اور کہیں آپ جانیٹے ہیں آنکھ جہا اہر کہیں یاں کا اخلاص چہ شاربہا اور کہیں ایسا پایا جو مزاق تو سے بہلا اور کہیں یا سے لیہائے اور اگر دھبا اور کہیں</p>	<p>کیرے تیرے پاس سے ہم جانیں بہلا اور کہیں کیا قتالی ہو کر آپ آتے ہیں تیرے پاس جہم ایسا آتے ہو جو ایدم تو یہ آواز سے تہ دیکھو جو سبھی چوڑیں جاتا ہو دشمن خاک تیرے ہی اُس کو چوڑیں جوتا ہو تیرے</p>
<p>گو اُٹھاتے ہیں قدم چول اُٹھاتے نہیں ابتداء ہجر کی ایسا اُٹھا سکتے نہیں دیں میرے بس میں ہم جہا آ سکتے ہیں پاس چھو اُنکے ہمسائے جٹا سکتے ہیں اس سے تیرا آپ کیا معذوران کا کھڑکیں</p>	<p>کو چر جانالے جاتے ہیں یہ پاس کے نہیں کیا ہوئے وہ دن جو یہ پیغام آتی ہو نہیں صورت اپنی تم گیسو رت دکھاوا نہیں میرے آتے کی سادھی اُنکی بالک کراہ اک نئی انداز کی پیر سیاں جوتہ نزل</p>
<p>دل پہ لڑا تیرے دے ہم ہم تھلا سکتے نہیں بجو میرے کا ہم نواں ہے اچھے زائے کے نہیں اتھڑا سکتے پاؤں کو مطلق اگتہ کے نہیں پر جو کچھ مٹا ہے چہرہ دل نہ سکتے نہیں مہم ہوتے ہیں تیرا جہا آپ آ سکتے نہیں پر جو کچھ سوز نہیں تیرے ناہایا نہیں</p>	<p>ساں اپنا اُس کو محفل میں جٹا سکتے نہیں کیا کہیں کہ اسبے جہل دل نہیں گیا ہی ہر سو نوٹا ہو دل قدم ہر سی کو لین کی کریں ہر میں اُنکے جا کر کئی جس کو نہیں غل وہ ہر تیرے ہوتے اُنکو نہیں ہی کھتے ہر ہم جی میں سوار کہے جو جوتہ ناہی نہ</p>

<p>کیونکہ اب اس سے ملاقات چاہیے کہ کہیں دل غم کی کیا پوچھتے ہو مجھ سے خبر نیری بیٹا بی سے غل میں یہ دہر کا ہے جا بجا پھرتے ہیں ہم ایک نہیں جتا آہ آج کی تیر و ظن سے مجھ سے حیات</p>	<p>دل دیا اُسکو کہ آیا تاج و مہمان کہیں خاک و خونیں وہ پڑا ہو گا غلطان کہیں اٹھ کے ہونے نہ گئے یہ مر و قران کہیں دیکھنا اُسکا منیر کسی صفران کہیں کہ محل جانے نہ گھر کو تیری آن کہیں</p>
<p>گھر سے نکلا وہ ناز میں نہ کہیں کچھ بہت ہے چراغ چشم سے راجا درد دل ہی بہت کسا لیکن وعدہ وصل اُس سے ہوں کیونکر رو کھے بات پتھر جرات</p>	<p>وہ نہ ہسم و سیکھے کہیں نہ کہیں کرفے گل اُسکو آستین نہ کہیں اُسکے باتیں نہ کچھ سنیں نہ کہیں ڈرنے سے کرب سے وہ نہیں نہ کہیں سے گرفتار یہ کہیں نہ کہیں</p>
<p>جو ہوتا شیر ہدا کہہ بی بی آہ واری میں تہیں تو بار بار آغا ہمارا بار غلطی کوئی اگر سکاہے مجھ پر ایسا نہ کہیں جو دیکھا مضطرب ہو تو غل میں نہ کہیں کرتب کو تو پیر نہ نہ کہیں نہ کہیں</p>	<p>تو پھر کیا قرار کاوی و کو یہ قرار میں ہیں سو ہے ہے کرب تک پہنچا تھا کہو ہے دیکھ لے یہ فائدہ یہ تیر مہار میں یہ کہتا کہ ہو لطف محبت مانہ ارمیں پرے تو جو کہ ہو شاہ سلیمان کی ارمیں</p>
<p>اب اسکے یہ کاؤ مجھ ناواں نہ کہیں بندہ کی مسن سلاش پوٹ وہ پوٹ کسی دیکھنا اُسکو دوسے سب پر و جاں کہیں دکڑو سو گھر سے آیا تو کیا کہیں کہیں جرات وہ قصہ ظم ہو اپنی ہی کہانی</p>	<p>تم تو زمین پر ہو ہم آسمان پر ہیں ماشق یوں ہی صاحب روحان پر ہیں اجوڑائی جگہ ہے اس فرحان پر ہیں وہ سب کہیں کے قصے جو رفتہ جا رہے ہیں سب پوٹ پوٹ تیرے درستان پر ہیں</p>
<p>ہے وقت خوش اُنہو کا کیا لطف ہو کہیں ہو می میں یہ ظن سے صاف نہ کہیں نہ کہیں کس مضطرب کو پاس سے تم فرج کر کے آئے</p>	<p>دل جگے لی ہے ہیں اہ پاس پاس کہیں جو چاہیے سو کیجئے ہوتے ہم آپ پر ہیں جو دردوں آستینیں کیسے خوش تر ہیں</p>

جو خدا نماجن چارہ معصومین لیو
ہے آکھون کیجئے حیات برکات لی بھاریس

<p>من تو ہے کہ ہم بھی کیا ہی بار ہیں دل ہم سے یغیر ہے ہم دے یغیر ہیں قید قسمت میں ہو وہ جہاں گرفتار ہو نہیں مرد وہ شہر ہو کہ جس شے کا خیر ہو نہیں نقطہ آواز کو سنے گا گنگا رہو نہیں نظر آ جا کہ میاں طالب دیدار ہو نہیں کچھ کچھ تیج کہ شری کو تیار ہو نہیں</p>	<p>دیکھ آئینہ وہ اپنی ایڑی کو دیکھ بولا ہم دونوں کو کچھ اس بن سبہ نہیں بولا کچھ بن ۶ فی نہیں مل میں لاہار نہیں جلوہ گر ہے وہی ہر من میں اللہ اللہ چمکو مردہ شعلے ہو بیٹ آوازیں مضطرب گردن تو گہر کے پٹا ہر تاجوں نام ہر ذوق مشاق میں جرات میرا</p>
<p>پہا قہر ہے ہلا کہ میں ایسا بڑا لگوں ظاہر تماش سے یہ کہ گھاس کے کیا لگوں گر سنے اسکے گورکنار میں مٹی لگوں</p>	<p>سچ پتہ وہ جب کہ جو قد سونے بالگوں دن عید کے جو جیسے وہ میٹا لگ تلگ جرات یقین ہو تو جہاں رہ کر یہ شرف</p>
<p>میں تو عزم نہیں ہر از کسے کہتے ہیں تو بتاے ہیں پر عاز کسے کہتے ہیں عجسے بد تیج ہے کہ غمان کسے کہتے ہیں ابھی ست پو چھو کہ اعجاز کسے کہتے ہیں جو جھٹا ہوا انداز کسے کہتے ہیں</p>	<p>عجسے ست پو چھو کہ وساز کسے کہتے ہیں خانہ پرورد نفس ہم میں اسیر مباد کہہ کے فیرو نے ہر ارادہ پر سوچ ہے بعد مرچکے مری لاش ہے لانا اس کو شعر جرات تو نہ پڑا اس کا مل بکرا</p>
<p>سو تپو غضب ہی دیکھنے کو ہی مسطیر کر ہم بسلوں کے قتل پر کیا آپ کہتے ہیں سواب آواز ہی ہم اسکے گنگا کہتے ہیں ورد دل سے نکل جائیگا گہر کے کہیں دل سودہ زدہ ست پو چھو کہتے ہیں اتنا آتا ہی نہ وہ چور ہے جہاں کہیں کہ نکالیہ زبان سے نہ کہہ اکتا کہیں جوں چلا جینے لگا کیوں کوئی ٹھو کہیں</p>	<p>بلا دیکھو تو ہم تم ایک ہی بستی ہیں بکریں کیا ہے ذبح ہم کو آپ کے تیغ تغافل سنا کرتا جو اشار اپنے روز غضب بکرا چو رہا چو رہا میرے گجاو گے آگے کہیں صحت یار ہمارا رخ مضحکہ جاسوس کا منہ مضحکہ ہے اے دل دیوانہ ضرور خوف اس ہزم میں دے غفلت سے ہی بھری کی جوش میں یوں جھڑپ کرنا سونا</p>

<p> ہر ایک کو اپنے گھر میں لے گیا وہ اس کو بچہ جی آنکھوں کی راہ نکلے ہو کیا حسرتوں سے دم جیت ہی ہو گیا کہ ہر ایک کو اپنے گھر میں لے گیا تفرقہ ایسا ہی کہ دیکھا ہی اسی ہم کہیں اب ہر ایک کو اپنے گھر میں لے گیا وہ اس کو بچہ جی ایک ادھر کو دیکھو اللہ کے عالم ترا ہر ایک کو اپنے گھر میں لے گیا وہ اس کو بچہ جی جوت باویں غم کے ہاتھوں سے جوئے دم کہیں ایک گھر میں ہی کہیں نکلے نہیں جیتے ہیں دیکھ ہم خاک نشینوں کو وہ بولا کہ کہیں اُٹھتے ہی چلتے ہیں آنکھوں کے تو ہارے بچے فرے دیکھتے ہیں آنکھ اٹھا کر کیا تاک دیکھتے ہی مر اکبے بھٹانا جرات </p>	<p> ہی ہو خدا کے واسطے مٹ کر نہیں نہیں بس نہیں ہرے ہر شوق یہ اپنے نہیں نہیں یوں اور کیا جائیں کوئی حسین نہیں وہ سوہو ہوا اپنے دم واپس نہیں نہیں میں بن قرار ہو گیا کہیں نہیں نہیں دل کہیں ہو گیا کہیں نہیں نہیں نہیں آہ یہ اظلاس اٹھا ہو جاوے کم کہیں ساسے عالم میں میں کیا ہی یہ عالم نہیں درو فرات ہی جو کل طیر قی نہیں کہیں نہیں خاک ایسی زندگی ہر دم کہیں اور ہم کہیں ہم کہیں جیتے ہیں آپا کہیں نہیں نہیں اور جا کہ نہیں کیا یہ جو ہیں نہیں نہیں جب جا تجھے ہم لے ماہیں نہیں نہیں نہیں روانے غم یہ دہرے سر کو نہیں نہیں نہیں اور اس شوق کا کہنا کہ نہیں نہیں نہیں </p>
<p> چشمہ ہندو سار کی نہیں ہیں قیامت ہمار کی نہیں ی کے چے کاست کو تھا نہیں چپس غار کی نہیں کیا کہیں جیسے ہیں ہیں اس سرے گندار کی نہیں انکھوں کو لایے کہیں تو ہیں فیج کو ہاوی نہیں تو ہیں ہم ہم دیکھ دیکھ کہتا ہے اے دلے ہریش ہم ہم دیکھ یہ شوقی کو خاں و قاتل پاکر نہیں دسترس ہو نہیں ہر ہی ہوس پاؤں کو جن دلوں کو تو لطف سے لگے ہی لگے ہی لگے </p>	<p> در سے تیرے یہ اس کے نہیں اس کے خاکسار کی نہیں برہیں سے گز گز نہیں سے جو ہیں کسے وہ پار کی نہیں جکی آنکھوں سے گز نہیں کسے ایک سولے ہزار کی نہیں جبکہ ہیں کاشیں ہوام ہم وہ ہیں ہر وہ ہیں آہ آہ افسوس کہیں آہ آہ افسوس کہیں دھڑ سے صورت دکھاتا ہو وہ اگر ہیں ڈال دی باو نہ اُس کے کوئی لہا کہیں دیکھ لیتا تھا وہ کیا الفت سو شاکر ہیں </p>

<p>آہ ای سیاتی دلیاں نہر سا کر میں مار فالا دلی چیتا بی ہے دھڑا کر میں کاش ظلم جانا اپنا دیکھا کاش میں</p>	<p>ہات منہ سوائے محل میں مگن دی ورت وہ کسی جاگہ نظر آیا نہ ہر کو اور آہ اسکی قدموں کو آہ حرکت دہا چہ دم</p>
<p>سنا کی چ نہیں پاتے تو کیا کیا تہلا تو میں کبھی ہم انکا ٹاٹا اک جگہ کسی دیکھ پاتے ہیں کبھی صاحب جو آواز اپنے بندے کی کھاتا تو ہر ولے کیا کیسے بتاتی سو ہم لا جا جاتی ہیں</p>	<p>ندام اس سے گھٹنے کی سوتھ پہناتے ہیں لی شہا تین جو ظلو سے نظریں کھاتا تو خدا شہ ہے وہ ہیں جان میں بھٹان آتی ہیں منا صاحب گرج جاتا بار بار اٹھیا نہیں جرات</p>
<p>کوتے ہیں تیرے کسی کس کی خاطر پال جا گئے ہی جا گئے کشتی میں مائیں ساریاں ہو رہی ہیں چار سو باؤں کی تیرا پالی</p>	<p>دیکھ لے اختیار تک کی کبھی تو عیاریاں غراب میں ہی وہ نظر آتا نہیں ست ہوئی اس سداہ میں غافل تو آہ حرکت نہ بیٹھ</p>
<p>جو تم پر آؤ تو پیارے بہرین چارے دن محب مزوی کی تہیں را تیں مجھے پیار دن فراق یار کا دیکھا نہ سہنے ہارے دن مگر خدا ہی یہ بگڑے ہوئے سنو دن ابھی تو سیر تماشے کی تو تھارے دن</p>	<p>برنگ ہری گودش ہی ہر کو سارے دن رہو تا ہے ہم آغوش جگہ وہ پیارا شب وصال میں چہ اندھان قلم ہوئے یوحصل کیے کہ سہل ہوں ہر کے ایام گلیا غم جاتی میں کیوں میاں پرکھ</p>
<p>اور قلعے ہو کر رہتے تو رہا ہمارے کماں اب خدا جانے یہ جو بیک جہا جاکماں حرف مطلب کو پہر اس کی کیا کماں رہیں اک لحظہ کہ اس بن تو رہا کماں دور سے آنکھ لڑائے کا مزا با کماں کریاں کیجئے رو تو مٹا جگے کماں جرات اب پیٹھ گئے ہم تو اٹھا کماں لگتا نہیں ہو جی کہیں لگا لگائے بن</p>	<p>ضعت ایسا کہ چلیں ان تو چلا ہا کی کماں رنگش سول پنجو کے یہ اندیشہ ہے مرد ہر جگہ خوشی میں کیلچہ تھرا سئے یعنی جو پیٹے ہی سہنے کا رعا دار نہیں دل سے ہوویں تو پہر پاس نہ بیٹھے تو کیا ماہرا انجا محب قصہ جانتا ہوا سورق نقش لگیں صفر پر نامی پر ب بیٹھے ہیں ہیں سے ایذا لگتا بن</p>

جب تک نہ پتھر اریوں پر تائیں قرار
 لیا و نالہ منہ سے نکلتی نہیں ہوا بات
 زنداں کے ہر گھر جو کسی کی ہوں اسیر
 دیوانہ گروہوں تو پر پروہ کیوں سیر
 جلیش دوست حیا میں ہو با شورش جنوں
 نکھر سیکڑوں ہوں اگر ہونہ فسر عشق
 قاتل سے گرد ملنے تو جانتا ہوں کی
 یکسر کل لیل مجنوں کی وہ تصویر کو
 میں کہا دیکھے ہی میںے خواب میں کونیا
 داس نہ کوہ کوستانا و تہل کہیں
 مکے ہی دینے کا جرات نکوئی نہیں
 آنداس طوع مستکر کی ادھر ہو کہ ہوں
 ہر دم کی جملات میں ہوں فرق دوا
 ہوسنے و فرات جسے صدمہ پیدا
 جرات اپنے بیٹے کیوں ملے دیا تنہا
 گزردہ دن لگاڑتے خوشی مکے دستا کو
 خداونداری اور اسکی جن اشخاص خلق
 جیسا پاس بیٹو بر جو آہہ اسکی نہیں ملتی
 قصور نچ کرتا ہوا اب ان مرغان ولس کا
 مقام گریہ ہوا احوال اس کی سافر کا
 یہ شہت ہو کبریات جب سناں لڑی
 حسن نظارہ کو تین دلوں سے وہ آگاہ
 جیکو سیر میں حسن نہ ہو نہ نظر

آہا میں سے چین ہیں تھلائے بن
 حیراں بیٹے رہتے ہیں آنسو بامو بن
 آتی نہیں بخود کہیں ہم آئے ہامو بن
 بچے ہوا بات حال پریشان پناؤ بن
 افسردہ طبع رہتے ہیں دہو میں بجا بن
 داکرنگی کہاں ہے کہیں ہی پناؤ بن
 جون گل شگفتہ ہونہ کوئی داکرنگی
 اپو تین بیگے تاکہ اور مجاہد لکیر کو
 دوستو مجھے کہو اس خواب کی تعبیر کو
 آن ہو چا سر پہ سیر سیر کمر شیر کو
 کی بیت تیر لیکن کیا کرتی تقدیر کو
 گزردے ہم جی ہی سے اب کسا گندہ کو
 حال ہر خط مرا نوع و گر ہو کہ ہوں
 دلیں افس فضا کے درد آئیں ہو کہ ہوں
 ہر خدا جانتے کہ اس صدمہ گندہ کو
 ہم اپو ہواؤں کو تپا سنے مازناؤں کو
 شاد کا کرنی محبت کی آگ انکی جان کو
 تو کیا کیا سوچتو، جہنم کی ہم پر گناؤں کو
 بحسرت تکہ ہو ہیں جو نفس میں آشیانہ کو
 پڑاؤ میں جو دیکھے آفتابے کابلہ کو
 دکھتے بند کرتے ہیں بازار کی لکڑی کو
 جو نہ گریاں انہم عشق جو ہونے وہ آگاہ
 دست مرغان سے سناں کو کوڑہ آگاہ

دیکھتے دیکھتے اُس شیخ ستکار کی راہ
 جاں بلبگو جوں پہ پوچھو مری پھر آتے
 شمع و شمع آج کی قافلہ انگسداں
 پلکے فنا یمن اُسکو یہ مانگوں پلواوے
 اسلیم نام تو اب اُسکو سدا سے کوئی
 جلد آ جاؤ کہ سب دیکھتے ہیں راہ کچھ اور
 سکراتا ہو عیب ناز سے شاکر وہ شمع
 ہنرمیں یاد سخن نگاہ عات کو کس
 اندر اندر وہ اُس پر وہ نظیں کا پردہ
 جنبہ ہر چند کیا ہنسنے وقت و دل
 چاند ہر مہر سے کہ چمک چاند کی ہو
 چاقو تیرے ہو کہ کب اخیل سے متا نہیں یار
 کیجئے بیتابی اگر عید فنا ہی برات
 اب دیکھا یا چاہتی ہے بفراری اور کچھ
 چہ کہ ہر دم کہ قصہ روزنہ کیا کر رہے
 دیکھو نہ ہر دم تم سے ہر دور نہ جان
 میں تو جیوں ہوں کہو گی کس طرح صحت بدو
 عشق میں پرتیوں تبدیلی نہ لانا
 کہہ دو میں نے کب کہ خبر پاس نہ بیٹھ
 بل اپنی کہہ سکتے ہیں ہم میں فیض
 نہیں ہو خوب دل اُس کی گناہ سے تنہا رہا
 دل اٹھ صاحب باغ جاں وہ چاہو کیلاں
 کچھ اُس کو دھول اپنا بیان کر حیات

گری جان سے ہر وہ پہنچا بیٹھ
 دیکھتے ہوئے تیرے اہل بیت ہر گز
 خوش دل سے ہر سہ پہر وہ خیر کی راہ
 کہہ رہے اب نہ ہاں ہی کوئی ناکہ اس کی راہ
 آج میں وہ کہوں ہوں جہاں پہنچا
 اور میں وہ کہوں ہوں اک جہاں نہ ہر گز راہ
 چاہ کی آگہ سڑ پلوں چاہی ہر گز راہ
 شہر ای مضافاں سکتے ہیں شہر راہ
 سناں کا بوند ہر سہ پہر وہ
 کہیں گیا ہے دل صبر گزین کا پردہ
 لعل رکھتا ہے یہ اُس اور میں کا پردہ
 ایک نظر میں یہ رکھا ہو نہیں کا پردہ
 زلزلہ آئے ترقی جا چڑیں کل پردہ
 ویدم ہوتے گی حالت ہاں ہی اور کچھ
 اس کے ہلے کہہ مجھے میرا تیرے دار اور کچھ
 کہہ نہ بکلا نیکی باہر خاوری اور کچھ
 انہ سخن اپنی اور کچھ مرضی ہمارے اور کچھ
 شہر حیات کی نظر آتی ہو سدا وہ کچھ
 خدا کے واسطے محمد پاس تو اُس نہ بیٹھ
 یہ آن تیرے من گئے سب تیرے اس پاس بیٹھ
 کیا ہو کہتے تھے اہل کچھ قیاس نہ بیٹھ
 گل امید آتی ہو لو سے پاس نہ بیٹھ
 شب وصال میں اتنا تو ہو اس نہ بیٹھ

<p> یہ سب کچھ دیکھ کر پتہ چلا کہ کون کون سے لوگوں نے میری شہرت کو بھڑکایا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو سن کر میرے کلموں سے میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو مال دل کھینچ کر میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو کو سن کر میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو اب وہ جو نظر کرتے ہیں میری باتوں کو میرے کلموں سے میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو کیوں ہمارے کلموں سے میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو یہ سب کچھ دیکھ کر پتہ چلا کہ کون کون سے لوگوں نے میری شہرت کو بھڑکایا ہے یہ وہ لوگ ہیں </p>	<p> یہ سب کچھ دیکھ کر پتہ چلا کہ کون کون سے لوگوں نے میری شہرت کو بھڑکایا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو سن کر میرے کلموں سے میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو مال دل کھینچ کر میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو کو سن کر میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو اب وہ جو نظر کرتے ہیں میری باتوں کو میرے کلموں سے میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو کیوں ہمارے کلموں سے میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو یہ سب کچھ دیکھ کر پتہ چلا کہ کون کون سے لوگوں نے میری شہرت کو بھڑکایا ہے یہ وہ لوگ ہیں </p>
<p> لے لے کر میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو سچ دیکھ کر میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو پہا لیں میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو کیا یہ باتوں کو سن کر میری باتوں کو دل لگتی رہی میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو گر میں آج میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو اب میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو میرے کلموں سے میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو اسے کیلئے میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو اس کے کلموں سے میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو یعنی جو میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو </p>	<p> اطلاعات کی ایک راہ ملو دار نکالی برو میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو پہا لیں میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو جب بند کیوں آئیں میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو میرے کلموں سے میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو یہ سب کچھ دیکھ کر پتہ چلا کہ کون کون سے لوگوں نے میری شہرت کو بھڑکایا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو سن کر میرے کلموں سے میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو مال دل کھینچ کر میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو کو سن کر میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو اب وہ جو نظر کرتے ہیں میری باتوں کو میرے کلموں سے میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو کیوں ہمارے کلموں سے میری باتوں کو سن کر میری باتوں کو یہ سب کچھ دیکھ کر پتہ چلا کہ کون کون سے لوگوں نے میری شہرت کو بھڑکایا ہے یہ وہ لوگ ہیں </p>

<p>من کو فرمان سانی اور جگر کی نذر پیچھے ہی دنگونہ صاحب نے کہا بھائی اک نظر دیکھو تو یوں کہتی ہوں چون شیر مانت بچھٹا کر آئے لگے ہر وہ نہیں ڈنڈا وہ شہر جو جکودیکھے سوں کو منہ ہی منہ میں کہتی ہیں جو اعلان تکلیف</p>	<p>خون سے صفوں پہن کر چالیس جب ہوا مردہ تو کہتی ہوا تھا یہاں آنکھوں ہی آنکھوں میں کیفیت اٹا لیا وہاں سے اپنا سمجھ کر آٹا لیا کہ یہ ہو کر رہا ہیں جنس نامہ پانچ ملے بچے لب لکیر غار نزا لیا</p>
<p>سنا ہر وہ خدا مکروہ ہے ہمار کیا کہنے خیال لٹکے جو بخوابی کا گزریں ہم کو طہیروں پاس بانا اسکا ہم منور سے نہیں کسی کی بیچ ہی کہتے نہیں احوال پری کو کہنا انوس ملے ہیں کہ جوت ہیں لیا ہوں گزرم میں صفات ہم پر بلازما کو بخوار ہوا لری قی اور جگہ لطیف ہاری کیا کیا کہ تہ خاطر داری کیا کیا ہاں کیا کیا کہو سر جیتی ہیں اور کیا کیا ہو کوئے تو تم انکی خوش آمد ہو تو آکر ہم راز وصل کی شب ہو تانی جب صبح کو دل کی ملے ہیں ہم اقباب اپنی یا بعدن کر کیا سہتے ہیں لب حزن جگر ہم مل گلا جگہ جوب اس فاسے ایسا ہاں کہا پوٹا</p>	<p>حیات کو ہی مانا ہو ہین شاد کر کیا کہنے لگاتے ہست سے اکینت جیو ہی کیا کہنے تو جا کر یہ رہتے ہیں سرباز کیا کہنے مگر یہ چکے چکے کہتے ہیں ہر بار کیا کہنے نہیں ملے تو ہلائے گزریں کیا کہنے ہوتے ہو کیا کیا کہتے ہیں شہر ہاں ہو کر کہتے ہو شہر ہر ہوتے ہاں ہاں کس کس ہوتے ہے چاہتا کر ہاں ہاں ہوتے کہ جب آپس کہ ہاں ہاں ہر ہاں کہ کیا کیا ہاں ہاں ہم کہتے ہو گھر ہاں ہم کہتے ہو گھر ہاں اپنی ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں اپنے سر کی دیکھتے ہیں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں</p>
<p>دیکھ نہایت نہیں چٹا ہم سے سرین عشق میں ہم جکی کیا تھا ہے غصے جکے لئے ہم ہاں سے ہر ہاں</p>	<p>سب ہے راز دل اپنا وہ ہر ہاں سے کہ اپنے درد کی ہر ہاں سے سوں کہے ہو وہاں در ہاں سے</p>

<p>کہے ہے روکے روکے اپنا و ما جلی ہے یہ کیا سبب ہے کہ دل اٹکا ہر گنا ہے کہ ہے دیکھو تو ہو گا وہ آشنا ہے کہ کہو نگہ ہو گا وہ ہر آشنا ہے</p>	<p>رام ہنڈہ گر جسکی قسم میں ہے شور دار ہو تم سے یڑی ہتا و تم کبھی دکھائی ہے قال اور کبھی نہ لاشگون سایا اسکے یہ دلیس لاسچ ہو کرت</p>
<p>جی ما اگر خاک میں ہنگو ملا یا آپ نے اک مرتبہ ہزم خواب کو بنایا آپ نے آہ روز وصل ہی کیا کیا تیار آپ نے تم گے ملتے ہیں تب یاں بلایا آپ نے ہم تو ہیں تیرے ہی ہر کیوں دل گھلایا آپ نے رہتے یہ کیا میاں جرات ثلثا آپ نے</p>	<p>گر کہیں ہم نیکے دل تم جاگو خاں ہونے صوت افزا سن جو اپنا دکھایا آپ نے پاس بٹھلائے مطلق ادھاپ ہو پٹھو غفا بل بٹھو شوخی بن سنو کر انہی گریس جابہیں تو بدن جنبش میں لا کر تھوڑیں کس فائز جو تھوڑے مہال شاہوں پر بٹھلا</p>
<p>پہر گیا جب محل تو ہر در در بٹھلایا آپ نے یا ہاری یا و کو نئے بٹھلایا آپ نے یا رولا کر ہم پہ عالم کو بٹھلایا آپ نے گگ گیا جب دل تو اک پہ بٹھلایا آپ نے یا بگر کر زور ہی عالم کو بٹھلایا آپ نے یا ہیں اب اپنے تلوے گریلا آپ نے یا بخش پاس سے ہکو اٹھایا آپ نے یا بڑا کر بٹھاب باکل گٹھایا آپ نے یا مدد میں جو تھاشا دکھایا آپ نے جگہ تھاشا کر عالم کا چوٹا یا آپ نے یہ تھاشا تھل تھل تھاشا تھل تھاشا تھل اگر تھاشا تھل تھل تھاشا تھل تھاشا تھل تو وہ تھاشا تھل تھل تھاشا تھل تھاشا تھل</p>	<p>پہنے تھاشا تھل تھل تھاشا تھل تھاشا تھل یا ہمارے تھل تھل تھل تھاشا تھل تھاشا تھل یا ہر عالم ہادی خورنی منظور جی یعنی پہلے بٹھلائے پاس بٹھلایا ادھاپ یا تو بن اپنا عالم ہو دکھلا تو جو تم یا ہمارا دہیان رہتا تھا تھل تھل تھل تھل یا ہمارے پاس پہروں بیٹے تھل تھل تھل یا ترقی پر تھل تھل تھل تھل تھل تھل یا تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل چوڑی بیٹے تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل پہلے تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل</p>

آئینہ نہ پہنے گا نہ پہنچے کیسے وہ شرف
میں ہوا رہی تاجوں کی سیاحت بخیر و شر
لیچلے جو کوئی اس پاس ہر لمحہ مضطر کو
ضبا کرے سے ہر ایہ دل برفی کا رنگ
وہ نہ افسوس نہ چکنا چور ہر رنگ
وصل اب ہو تو یہ ہے سو کہ گہرا کر آہ
رہے گر کہ کسنا تامل جا کر آہ از
ہاں کوئی فکر نہ ہے شکر کوئی توبہ

سوطح کا سوچ اپنی دل میں اہم آئی ہو
اسکی خبر نہ ہو ہر ہر لمحہ میں آئی ہو
احلاہٹ دیکھ کر اس شخص کی بہت توفیق
عقل کی مویشیوں کی ایسی ہم جلا جاتا ہو
سا قیافہ عاری کہ جام زمرہ خام کو
یہاں غضب بند ہر نہیں پائاب اظہار دل
خیز جب کہ ہے اس ظالم کو آئی ہو صبا
ہر شکستہ یہ منزل ہر آنکھ فرل ہوا ہو

ایک دن بونٹ اس شرف کا یاد آئی ہو
فامع مشفق نصیحت اپنی بس ذکر رکھو
وہ وہ پر آئے وہ اور میں ہاں بیتاب آہ
خصل یاں کم ہو رہا اور کھو جاتے ہیں اس
کی حیثیت ہو افسانہ سچ ہو اور آہ
اب اگر ہم اس سے بات کو کہہ کہہ گئے
بیتاب نہ جب تک آ کی ہو گاسا کوئی پاس

میں نہیں ہے وہ ہر شکل چھپا لیتا ہے
بس کسکے تیس جلدی سے ہلا لیتا ہے
پلے کیا کیا ہے باقی وہ مہک لیتا ہے
پانی جسے کہ کوئی زخم چڑا لیتا ہے
پنا کے جب وہ ہو گل رنگ مزا لیتا ہے
آہ سے کہو یہاں وہ جسے اچھوڑ لیتا ہے
تھر میں ہر اپنی وہ کب محکمو ہلا لیتا ہے
اُسے آنکھوں سے تک آنکھوں کو ہلا لیتا ہے

سوت میں اس کے کوئی جب آ کر کہہ کیا ہو
ایک ایک آہ ہاں میں کس طرح ہوا ہو
آہاں ہر پائی کو کس کس طرح چکا ہو
وہ ہم نہ سید میں ہر اک آل ہر گاہ ہو
سبز صحن میں کس کس دشا ہوا ہو
بات کر رہی کچھ اس سے ہو خفا ہو
ہا میں سر تا قدم ہر ایک خبر ترانے ہو
دیکھیں حضور اس کی ہر آنکھ ہو

بس وہ ہیں دور دور یہ کبھی کبھی گھبرا ہو
میں اسے سمجھو ہر دن جیسے بھائی ہو
اس سے شرا کا نہیں اور کبھی وہ شرا ہے
فلکے انجن میں راہ کیوں نہ پائی ہو
جی کہیں گناہیں جب دل کہیں گناہ ہے
پر سچ ایک ایک کے ہاں ہر اس کے
ہلے جا رہے آہ ہر گناہاں گئے

<p>بن دیکھا اس گر کو ہر گئے تو کیا کہیں یکشی کا شعل تاجا میر پارسے کہ جوں عشق سیوے میں گہری ہوئے کرکوں میں جاں بلب ہوں ہوش ناہوں چشم سے طمان سنگ اٹھتا ہو جب آنا ہو یا ماشقی میں جو ہندنگی جواں جٹ شب بے تاب میں شوقی آنکھ نہ پتہ ہے کھلتے جوانی میں سیکس میں لہاں سارو شاراں کا نہو مجھے غمار آہ مٹکر نہ بیکر ہوا کے میں جرات</p>	<p>کیا مطلب ادھر کو ادھر ہم پر اکنے خون کی آتی ہے براہ رواں دواں کاہنتے چار سوہر جانتے ہیں لاچار سے تو کہے چو نہیں وہ بھگوری ہزار سے وہ بھٹانا اسکا اور آگئیں ملا تا پار سے کوئی بھی مانبر ہوا ہوا اس کا رو ہر آنکھ جو کھل گئی تو عجب سوچیں ہم ہے کچھ تم کو لڑکین میں ہی رجاں شہ ہے مست ہو چھب چھب جو عجب الہ ہے ہتی زندگی جب تک تو نہ لڑو نہ لڑو</p>
<p>کہاں اب وہ کہو ہو گزری تھی اس کا ہے جو کج بھروسہ قدرت نہ خود کر گا نہ ہم خوشی سرگرمیں ہر باغی و جات وہ غصہ میں جو کچھ کہیں کر شیر لے ہے دیوانہ ہوں و لیکن بیل تھویر ہوں گویا مزدہ چو انجن میں اپنی زوالی کو خواہ سے فقاں سنکر چو ہو گایاں میں بھٹا ہوں وہ جب کرتا ہی تائیں مجھے میں نہ تار صا جھٹھن میں جو آئی وہ انکی کیا خبر</p>	<p>کہاں اب وہ کہو ہو گزری تھی اس کا ہے جو کج بھروسہ قدرت نہ خود کر گا نہ ہم خوشی سرگرمیں ہر باغی و جات وہ غصہ میں جو کچھ کہیں کر شیر لے ہے دیوانہ ہوں و لیکن بیل تھویر ہوں گویا مزدہ چو انجن میں اپنی زوالی کو خواہ سے فقاں سنکر چو ہو گایاں میں بھٹا ہوں وہ جب کرتا ہی تائیں مجھے میں نہ تار صا جھٹھن میں جو آئی وہ انکی کیا خبر</p>
<p>کہاں اب وہ کہو ہو گزری تھی اس کا ہے جو کج بھروسہ قدرت نہ خود کر گا نہ ہم خوشی سرگرمیں ہر باغی و جات وہ غصہ میں جو کچھ کہیں کر شیر لے ہے دیوانہ ہوں و لیکن بیل تھویر ہوں گویا مزدہ چو انجن میں اپنی زوالی کو خواہ سے فقاں سنکر چو ہو گایاں میں بھٹا ہوں وہ جب کرتا ہی تائیں مجھے میں نہ تار صا جھٹھن میں جو آئی وہ انکی کیا خبر</p>	<p>کہاں اب وہ کہو ہو گزری تھی اس کا ہے جو کج بھروسہ قدرت نہ خود کر گا نہ ہم خوشی سرگرمیں ہر باغی و جات وہ غصہ میں جو کچھ کہیں کر شیر لے ہے دیوانہ ہوں و لیکن بیل تھویر ہوں گویا مزدہ چو انجن میں اپنی زوالی کو خواہ سے فقاں سنکر چو ہو گایاں میں بھٹا ہوں وہ جب کرتا ہی تائیں مجھے میں نہ تار صا جھٹھن میں جو آئی وہ انکی کیا خبر</p>

<p> ہزاروں کی محبت سے مروت کی تہذیب بن جائے گی گو رویت کا تہذیب ہمارا ملک سے باندھ ہے روح ملی ہو کر ہے ہر ن کہی اپنی تہذیب کا جرات کو ب کیا آہ میں وہ صبر ہے ہر چاہ کا اب اس کے کیا نہ یکے میں ہو تو دون موٹیل بلب کیا کہوں بیار کی دلکھیاں درد دل سے مل کر شیریں لبوں کی دھن ہو یہاں سے سرگرمی ہو یہاں سے سکینہ میں جس جگہ رہتے ہیں جرات میں مریض نیم یار بسکے نہیں جو سدا عشق کو جہت کا وعدہ پکائی ہوئے فی شام سو سو تک تہذیب سے اسے دے کہ ہر ایسا ہو نہ مل ہر شمع کو آتش ہر استخوان پر ہے گیا یہ بام پر کون اب کہ صحن میں کوئی دور صحن میں تیرے کہیں ہر لہجوں جو گرہ لگے کیا لے علی جرات کا ہیں سے ہر کہہ وہاں صبا ہوں کہنے سے یاد آتا ہی ہے کہنا جب تو آجاتی دیند ایک شب ساتھ اس کے تو سنا میسر تو آ و منگی شب نیند ہو کر نکو آتی ہر توان تم جو کہتے ہو جرات سو شیکم ہر رات جہن سے کہ تم باس نہیں جان ہمارے ناصد جو گئی ہو سو گئی راہ میں ہمارے </p>	<p> نہ کہو تو ہر فرما آگیاں نہ وہ دگیر ہو رہے پر شرط نہ اس پتہ تراک سے باندھ ہے اگر باروں تری تو سن چالاک سے باندھ ہو کر فوج ہو جو کوئی فکر کا سے باندھ ہو ہر دل سے عریض سے سوا طرہ نکا ہو ایک سے آزاد ہو لاکھ آزادوں کا ہے لیجھو مجھ کو وہیں دوران ان آزاد کا ہو فرقہ معشاق ہی نہ سے تو گنہگار ہو کا ہو وہ عکس شہر میں مشہور بہاروں کا ہو ہوئے تو گریہی وہ اب محبت خستہ کے آہیں ہر کیا ہو گزریاں گنا کیا ہے آہیں ایسا جگر آکر ہر کیا ہے جو کہ ہے جی میں ہمارے وہی ہواں نہ رہ گزرا ہی اور کوئی بیتاب نہ ہواں نہ رہ جو کہ ہے ہر آج زیر پرکب آساں نہ رہ رہا کہیں یہی تہذیب اور ہواں نہ رہ دل لا چاہے ہو کہ وہ اس سے لپٹ کے ایسا ہٹ کر کہ جگہ خوب تو بٹ کر رہے شام سے لے کر کیا کیا بات کو سوئے لورائے سے وہ کہ کو آٹ کر سوئے تو ہواں ہر خدا اب یہ لپٹ کے سوئے نہ کہیں ہر گنا نے وہی اس ہواں نہ رہ خط ہر ہے نہ وہاں تک کسی عنوان نہ رہ </p>
--	--

جہاں بابا بیٹھتا ہوں دل میں آتا ہوں ہر آن
 کب تک کریم و کرم و آئینے ٹکڑے
 آخروں گم گشت کو سب ڈھونڈتا ہوں
 تو بہت جرم سے قتل کی آئی ہو وہ ہوا
 خوب نہ کہوں کہو نہ کہوں ایسا لہجہ
 مگر قلم و حال دل خدا جانک تو کبیر
 سو خالی سو جو ہم کو دیکھتے ہیں
 خرم و آتما ہی ہیں و کس سے اس قاتل کو
 آشیال میں کبیں کا ہو میریوں تیغ
 کیا ہوں کیجے جرات سے نہ آئیں سب
 یہی حال اسکا کہ بستر آگ سے جو اہر
 یوں وہ آگ میں کوئی جگہ نہ ہو گی
 اس کے دھکا کا تصور کہ نہ مانا ہو گی
 سے نہ نہ کہ اسے نہ سمجھتے تو لہر و کرنا
 اس کے ہمارے جو ہوں تو اگلی آنکھوں سے
 جرات گرہ نہ کھانڈ دھیں یہی رنگ
 میں جان طلب ہوں ختمی ہو اسکو لاؤ گا
 اٹھائے بیٹھائیں جس میں بڑی زرگی ہو
 بڑی زرگی بڑا ہی خراب کشور دل
 خدا میں اسکی کہوں سدا کا کیا عالم
 نہیں ہی مجھ میں تو جرات کا اڑنا لہ
 سکی ایسا کیست سرب وہ تفریق
 ایسا تو بات میں تفریق نہیں آئی مری

کہو اپنے اٹھائی کیفیت کھول انکا لکی
 کھامری چائی ہی تو جانتے کے کرے
 کوئی کی ترسے خاک کوں چائے کرے
 ایسے کو کرے کسی بلا آن کے کرے
 یہ جان کے کرے ہیں مر جائے کرے
 ہوا کینا گرجات تری ہو کرے
 وہ کسنی بات کہہ دیتے نہ گھر تک پہنچے
 کہ باقی میں سخن تیغ و سپر تک پہنچے
 جو ہو خدا سے سو اسے شش بھر بھانپے
 کوئی قیاس نہ کہو مگر تری در نہ پہنچے
 شام سے قصہ کر دے تو سترگ ہو کر
 پہنچا ہے تان وید نام ہوتا ہو کر
 برصا ہے دونوں رنگیں گزنا ہو کر
 ایسی جا شہن اری لخت ہوتا ہو کر
 تیرا حال اب یہیں دور ارسوا ہو کر
 پہنچے ہو اسکو کی دن کہ ہو کر
 خدا کے واسطے بار دیکھے حباؤ کوئی
 کہ میرے اسے چھپا میں لایا ہو کر
 تو اب ہو گا یہ اجڑا اگر بسا کوئی
 لکڑی لاکھڑے سے جسے بناؤ کوئی
 اگر عیسے ہو تو بتاؤ کوئی
 کھامری ہو کر کسی کو کس پہنچے
 کیوں نہ چاہا ہو کر وہ تو پہنچے

<p>تم وعدہ پر خوب آسکے کہ شب بھر تک بچا پانچ پانچ اور چنانچہ بڑا تھیں تہہ تو پانچ رو تاب بچیں باہر بوند تزل کہ وہ رہا</p>	<p>دروازہ کی آہستہ پر ہر کان ہمارے کیا قدم میں نکلیں گے اب ارکان ہمارے جس کو خدا ان کو کھانا نہ دے ہمارے</p>
<p>خانی جو زیدار ہو تم جان ہمارے کچھ لطف محبت نہیں بھیل کی فلاں ہر سست ہوئی ہی دلیہ دلیکن سزا دہ شہزاد جو عالی ولی کہ گشت کیا آہ</p>	<p>سب زخم بدن پر ہر نمکدان ہمارے امی گل ہرے ہشتہ سے شگے کان ہمارے اک آن ہی گہرا آسکے جان ہمارے گم ہو گئی حرات کھی دیوان ہمارے</p>
<p>وہاں عشق کے چھوڑنے کی آواز جانی ہے وہ شب کو ہم میں شگے کی اپنی خیر دے پتھر چھوچھو جسے کہ سارہ محبت کا کیا حال کہیں پر ہو کہیں کے اسی شمع پہ داغ چھلکے پتھریل کو ہر دیا سو سہ سے ہیں حرات ظنی</p>	<p>یہ جو کہوں سر پہ اٹھائی فقہا زار ہے سو چپکے چپکے یہی وہ دیکھ نہ بھاشا رہے ذرہ چراچوں اتھو آسکے پیار کو کیا کہے طلسم کہہ کو کہی منہ پر ماہ تارے لے سخن کہے واسطے ہم اور سخن ہمارے لے</p>
<p>جو خواہش اس کی ہے تجھ پر نہ کر دل ظفر کی وادار جمع ہو یہ بات آفت سر پہ لاف کی گئے ہو جبکہ تم یہاں ہو نہ کہہ بہر چہ وہی لیل نہ سارا وہ بہت زہریل آسار و نہی فریاد والی لگا جو غم خانہ ہستی ہی کہتی ہیں کہ شکل زخم ہم آئے صیدوں کی یہ تصور ہو یہ کیا کہے کہ جرات کہ غزل طاری کی کہیر</p>	<p>تو کہتے ہیں بنا کر دے کیوں صورت دوانے کی کہ اس ہریم باغ میں جانیں ہی سر اٹھا کی نہ جینے کی صورت کی نہ آئینے نہ جانی کی یہ افس بن ہو گئی گیارہ ہی صورت زمانے کی ہر گاہ شہت سے کیفیت آئینہ بانے کی حضور سے کام نہ لے گی یہ دلت منکرانے کی کہ ہمیں بات نہ سکھ شوخ کی شوخی جانی کی</p>
<p>ہم آفرین ہو جو وضع اس بدن کے آئے کی پراگتا ہم کو اب بٹینا پیراں حیراں ہوں دل وحشی کو خوشی ہی تھار کو رہ آئی کی جو در پردہ کہیں تم پر مہا ہوں تو وہ تار</p>	<p>کہ وقت نہ سچ آجکے نہ کاخو بی ہاسنے کی بٹھا خوشی کہیں کی ڈالی جی باں اپنی بٹھائی کی وہاں ہی دیکھ بات کہتا ہو کہہ جانے کی کہا کی کہتے تھا ہی سیکہ مارے جانے کی</p>

<p>وہ چار قدم فرشتے پہنکے جو پہلے اعلیٰ اشددی فرشتہ کہ وہ ہیں آتش گل کی۔ اُس ہنم میں جرات اُس جگہ بکری بیٹا</p>	<p>مونا زو کر شہ سے وہ وامن کو سنبھالے گر می سے پڑے پاؤں تیرا لکے لکے چائے کہتا ہو جو کوئی کہ خدا یا تو اٹھائے</p>
<p>بیقرار سی سی ہم اُس ہنم میں کیوں کیوں گئے یا تو دل میں رہی تو یا غل آگاہی آہ بے اہل ہو تو تارے ہو اسی بات کا سچ</p>	<p>تک نہ وہاں بیٹھے پاؤں تیرے کہ اٹھوا اٹھو گرچہ سوڑے سے ہم آئی اٹھنے ضرور آئی گئے رہا واغلاص نہ ہر لکے وہ سب ڈھکے</p>
<p>نہ وہاں لسی دیوار کا چوڑا جرات دی ضرورے کیسے اصر میں فی جھے گر میں کیا بیٹھا ہو فلان اٹھنا تو ہی دیکھ</p>	<p>بند آگہوں پر ہی وہ دیتا ہو دکھائی جھے کینچ لائی ہو سہ بار بار سوائی جھے بیسے بھاہو وہ شمع پانا نشانے جھے</p>
<p>کچھ نظر آتا نہیں یہ جو میراں ہوں میں دیکھوں جرات اُسکو تو کہتا ہو نہ دیکھ یہ تو میں کیونکہ کہوں کہ نہیں باتا ہو جھے</p>	<p>کن پڑی آنچوٹے دیکھو یہی ٹوٹا ہو کچھ تو پایا ہو کہ اب کہ نہیں باتا ہو جھے جوں جوں میں اُسکو ٹیڑاؤں وہ کہتا ہو جھے</p>
<p>زخم مارہ کیلرت جی کہن احوال یوں دوسرے تیری اٹھتے ہی ہم مار کر تری روٹھے پانچے جب نہ مٹایا تو آپ ہی</p>	<p>تک ہناتا ہو تو پر چوبڑا لانا ہو جھے جوں مستے کوئی دم زندہ تر پڑے ہم جاکے اُسکے پاؤں پہ لاچار گر پڑے</p>
<p>حاکم تو وہ جس ہی بازار سن میں یہ مال دل کہا نگہ یا سنے اب آہ مکھلانہ اور کچھ دم خست نہا سنے پر</p>	<p>بجلی کسی پہ بیسے کہ کیا گر پڑے کیا راتک خست سے وہ چار گر پڑے آواز مستی ہی پس دیوار گر پڑے</p>

ہر جہن مجھ دیاں نے اختیار ہی مانی ہو
اُسکے دوازا چوب کوئی ساری مانی ہو

<p>میں نے یہ کہہ کر اپنے چہرے پر ہنس دیا تھا اپنی بچکانہ کھیل کو بھول کر رہی تھیں لکھے رہ چکا تھا میری یاد میں اب وہ کونسی جگہ دل میں تھا میری یاد میں اب وہ کونسی وہ لڑکتی لڑکی یہ تو آج کی لڑکی نہیں تھی</p>	<p>تو کہ منہ سے گئی گویا ایک بار ان کے لئے حسیب فراموشی کیسی کیا دنگو ہی لائی تھی بات اسکی بزم میں کچھ چہ چاری لائی تھی سر پہ اپنے سر فرمایا لاکھ باری لائی تھی سب وہ عورت نہ عالی خضبتی نہ لائی تھی</p>
<p>پزلہ پاں مست و مفلح جا رہا تھا اٹکے آٹکی چھتہا ہوں تو بے لیا کپڑا یہ تھرا ہی کہوں یہ ادل کا نہ پتہ چھو بارہ دیکھ رہے تھے اسے بڑے چور کی ایک شہر مگر جیت میں گیا پاس میں اٹکے تو بھی</p>	<p>اسی عالم میں ہی اجائے کہاں چھتا ہے بڑے بڑے بڑے بڑے بڑے بڑے بڑے ایک انہی کی کہ پل میں جاں چھتا ہے مگر کس کو کہے ہیں یہ آفت جان چھتا ہے نہ کہا اسے کہ جوتہ تو کہاں رہتا ہے</p>
<p>اور وہ دم کا زہا نام ترے آئے ہے دیکھ کر ہنس کر کہ لہریز ہوا اسے ساقی سحر عید قبل جیسے ہو اسے ادا لہریز شکر اللہ کہ چلے آئے ہیں ہر دم ہر دم غم فریت ہے تو راہ میں تا اب تک</p>	<p>دنگو کیا آگیا آرام ترے آئے ہے مے عفت سے مرا جام ترے آئے ہے جل کی بھولی ہے بڑا نام ترے آئے ہے راحت و عیش کے پیغام ترے آئے ہے بچ گیا شمع و لہر نام ترے آئے ہے</p>
<p>دیکھو ادا لہریز ہی ہے اب وہ لڑکی اٹکے آٹکے ادا لہریز ہی ہے اب وہ لڑکی تو وہ نام جاں ہوا کافر کے گالی ہے اس کو بڑی ہی عورت جوتہ</p>	<p>غیر رہتے ہیں سوچتے ہیں غمیران میں غمیران میں وہوں جہاں کہیں بہانے سکوائے اہل و عیال انکراپ اس کا کہ بکھر رہی</p>
<p>یہاں جا رہی تھی جگہ جگہ تیرا ہوا ہر دم ہر دم اٹکے آٹکے ادا لہریز ہی ہے اب وہ لڑکی کل جو رہا پاس میں بچا ترے ہمتا ہے</p>	<p>پاؤں پر رہ رہ کر لڑکی دل ہی اب ہے نہ لڑکی جیکو کو رہ رہ کر لڑکی رہ گیا اس نام کے لئے ہی طیب تمام کے</p>

<p>کس کس کا فاسے اچھے دلو بہا لیا ہے یہ رنگ رو کا میرے لفظ اڑا لیا ہے خواب کی آنجن میں یہ آڑا لیا ہے دل دیکھنے اسکا کیا فایہ کیا لیا ہے افست سے پاس جھک رہے بٹھایا ہے جب سب طرف سے دلو بہنے لگا لیا ہے</p>	<p>انکھیں اگر پہلے پر نہ چھا لیا ہے رنگ خارج میرے ہاتھ لے آڑا لیا ہے ظاہر میں گود دے وہ غنچ یک ہے آدرو کی پونا حق اور بسبب پر خوش مخلص ہو اٹھ گیا ہو بس وہیں جب کہ ہے بیٹے ہیں آکے جرات تباہ کیا ہے</p>
<p>سکے پاس بوسہ دیا دیں اور ہم دیکھ گئے کیا کہیں بیکر ہو گیا وہ دشمن دیکھا گئے بیل رنگ کی جو ہم محبت ہم دیکھا گئے سر بزاؤ قلم سے نام میرا ہم دیکھا گئے وہ ہم حیرت اس کے منہ کو ہم دیکھا گئے سب چہچہے چن کے خراوش میں ہو گئے ہم دھم صورتی آغوش ہو گئے ہم ایسے لشکے دل سے خراوش ہو گئے بس ہم محکے ہوئے ہی غامض ہو گئے آدمی اسکی دیکھ کر پیر خوش ہو گئے</p>	<p>چوش گل چاک نفس سے وہ ہم دیکھا گئے جب تک دیکھنا نہ ہو جب تک آؤ رہا جان خون دل جاری رہا آنکھوں نے چہین بائیں میں سے روئے اُسے دیکھا کہ ناشام ہم کچھ نہ بولے سے مدد مل ہی جاتی ہو ہم کچھ سیر ہوتے ہی غامض ہو گئے شل ہلال عید ہم آغوشی کو ترے غیبت سے ہی ہمیں نہیں کرتا کہی دیا کہ کوفہ سوز دل اب تو کاغذ سان جرات ہفت کہے تیرے دیکھنے سے</p>
<p>غزوہ یزوتے ترے سہیلے رنگ گئے بوسہ کی خواہش میں اس لب پہ چکے رہ گئے نور خرم گاہ سے آتش بچنے گئے گرم گناہ صحرا میں چکے رہ گئے اور ہم جرات ہلکا اپنی جیتے رہ گئے کسی درجہ جھک گیا لا کر دیکھ لیا ہے سری منہ گودہ کیا کیا فور کر دیکھ لیا ہے</p>	<p>وگیا اور ہم تری صورت کو دیکھنے رہ گئے ماغوش کے دل بلاق یاد کے جو کی گئے وہلا یہ حال پچھا اصریرے طرف سے کارواں جا کارا اب اور ہم گم گودہ راہ ہو گیا قلب نگر سے برق گماندہ جلا جاتا ہوں کہنا اس کو کچھ کہہ کر لیا ہے ابو غنچ سے کوئی خبر نہ تو ہد گمانی سے</p>

بہن اسکو جمع طباں کہیں کر دیکھ لیتا ہے
دیکھا بر سودن مضطرب کہ دیکھ لیتا ہے

<p>بیہوشاں ہوئی تصویر گرا تھوٹا آئی ہے زلیں بیچے ہوئے خوب ہوا حالت کھڑا کیونکہ بھلا اب اسکی شکل آٹھ ہر نہ چھٹے نہ لی حسن پار بیان جلوہ نما ہو چار سو بیچے تو سب سے بیان کتا ہو خون جہان جرات اور شک نہ ہر نہ دیکھا اپنی</p>	<p>وہ ہر نہ دیکھا اپنی اسے ہر نہ دیکھا اپنی دیکھیں تو ہر نہ دیکھا اپنی دیکھیں تو ہر نہ دیکھا اپنی دیکھیں تو ہر نہ دیکھا اپنی دیکھیں تو ہر نہ دیکھا اپنی</p>
<p>میں ہی ایک شے دکھائی شوق شے کا تو ہر نہ دیکھا اپنی اپنے جہات اگر ہر نہ دیکھا اپنی لے یا منت دل میرا نہ چکے ہر نہ دیکھا اپنی ہر نہ دیکھا اپنی</p>	<p>میں ہی ایک شے دکھائی شوق شے کا تو ہر نہ دیکھا اپنی اپنے جہات اگر ہر نہ دیکھا اپنی لے یا منت دل میرا نہ چکے ہر نہ دیکھا اپنی ہر نہ دیکھا اپنی</p>
<p>کن سر تو نے دیکھتے ہیں ہم ڈری ڈوسے تب ہو ہارداں ہو کھڑا وہ بستی پوش کیا یاد آئی ہے لگے جا مارہ اپنا آہ تلبے اختلاط صواب دل مگر چاہے جرات بلند مرتے عشق ہی بہت لے مرگ تیری راحت یہ ناواں ابھی ہے</p>	<p>وہ ابھی ابھی گات وہ بان نہ ہر نہ دیکھا اپنی جس کا گیت جوں لب نہ ہر نہ دیکھا اپنی اور سکرا کے اٹکا یہ اکستا پر کہ ہر نہ دیکھا اپنی کرتے ہیں بات نہ تو قیامت نہ تو ڈری ڈوسے ہم بہت ہمتی سو ہی ہر نہ دیکھا اپنی دل پار کے گلے سے وہ کہاں اٹھو ہے</p>
<p>تاشا ہر نہ دیکھا اپنی ذرا آگئیں ملایا کیجئے بھل میں ہے نہ اُس یہ ہر نہ دیکھا اپنی ماورے گات ہم یہ ہر نہ دیکھا اپنی</p>	<p>چلا ہاتا ہوں اُس کے پاس میں کس کھل ہے نہیں چوری کڑی لگا کرئی آگئیں چلا ہے کیا اُس گھر میں جسے بند ہو کر اُسے ہر نہ دیکھا اپنی اُسے کیوں سج بنا کر ہر نہ دیکھا اپنی اس کا قاتل ہر نہ دیکھا اپنی</p>

<p> آنکھیں ملا کے جو یہ کہا اُسے سناں لے حسرت نہ دیکھو جاں کاروں لے خوابیدہ ہے دیکھ کے غنہ کو خدا سے دل باتوں میں لینے کا نہ جو کہہ آوے ہم پاس کے گھر میں جاوے وہ گھر آوے کچھ اس کو خبر چاہے کچھ اس کی خبر کرے انداز سخن کا ہیں چلوہ نظر آوے جو خواب میں بھی آوے تو منہ ہلکا آوے تو ساری خدائی کا تماشا نظر آوے جیسے کوئی مرد کے من میں دفن کر آوے ہر روز کے جلنے کو کہانے جگر آوے بکے یہ وہی بات جو الفت میں آوے چنگ لگا کے دیکھو مشی بنایا گیا ہو پر مشن کا کرشمہ دلیں سا گیا ہے پر سنے لہ جلاہٹ دل تھلا گیا ہے گزیر کن خرابیوں نے اب تک رہا گیا ہے پیغام بر تو معنون سامے بھلا گیا ہے دل کے میں ہے مہ اختیار تھا پر ہے محب مریے لگتا اس کی آرسی پر ہے کہ آہ تیرے مزاج اپنا عاشق پر ہے کیسے جلنے سے کیا رہا روی چہیت مزاج نام خدا ایک زرد گری چہیت کہ کیسی ہی غنیمت کی کیسی چہیت </p>	<p> پر کیا کہوں کہ اپنا سامنہ بچے رہ گیا اسی راہ رو خبر وہیں جرات کی لہو اس آنکھ کے لڑنے سے دیکھ کر خدا کو سو دشمن کو حیب انہیں نکالے ہیں یہ باب وہ ربط وہ اخلاص کہاں اب جو شہروز یہ فکر جو اب تو کسی شکل ہمارے جرات خول اک در دیکھو اور کھینچ اُس پر وہ لٹیں ہو کوئی کس شکل بر آوے گر بہر تماشا وہ لب بام پر آوے سوہن آتے ہیں اُس کو تو میں ہیں کو تو بس سوز محبت کہیں ہی من میں ہو آوے جی کہتے ہیں جرات تو دیا بار کو ہر کوئی کیسی باتیں ایسی بست گیا ہو محروم ہیں اگرچہ وہ پار سے یہ آنکھیں وہ گریاں ابھی تو دیکھی نہیں ہیں اس کی ہی جیسے اُن کے پہونچاں میں پاس کہیں ہر اُسے شرف خدائی کہا اس کی بچے جرات طبیعت اپنی جواب جلا کسی پر ہے وہ آج آئینہ دیکھے ہو دیکھو کوئی نہ باب مشی نگہ تال میں قاتل ہنر ڈرہا جو خور کیچہ تو کاروان صبر و شہر رنج ہو مصلحت فحش کی ہر فن جزیر محبت کی نے بہر تنہائی </p>
---	--

اسی کو دیکھو اللہ سے شرا حبلوہ
 حلقہ جوبلی کو تین کس پر ہر حرات
 و صوری کو زبان لکود و حرات ہم برائی ہو
 ہر کبوتر کو انکھ اٹھ کے بغیر غفلت ہو چکی ہو
 قیامت اسکا ہر رنگ نہ کہہ سکتا ہو
 اٹھ لکھتے ہو گز ویکہ ہر ناغ وریا میں تو یہ سب
 تیرے چہرے کی کا عالم بیان کریشے بخود ہی ہو
 کہیں کا غد کہیں ہم کی کھولت آتے ہیں ہر
 آخر اسکی بزم سے ہم جس سال اٹھ جائیں
 چوہر تار ہو میں جب اسکو تہ وہ کہتا ہو ہی
 مت خفا ہو ایک دم یاں پہنچنے سے اسقدر
 ہر ہم ہی اس بار جا نہیں تبت کی شبہ جان ہیں
 تبت مع عشق کا سودا ہر حرات کا جب

نہ ایسا جو یہ عالم ہی نہ پوری ہر
 مگر یہ ختم ہی پوری اور عمل ہر
 غم جابالی سے جان میری محبوبی کھلے
 ہر ہی ہر خون وہ اس کے کار کہ لاکھ شفی ہی
 یہ ہر وہ ابر میں ہی جلی کہ اسکا کھڑا تھا
 کہ کس نے سے ہر ایک لکھ اٹھ کا جہم آہ میں
 نہ لطف یہ بوی عطریں ہو نہ یہ لطافت کلام میں
 کہ کا خط اسکو آیا کہ اسے ششدر جواب میں
 صبح تک عیو میں ہر گریہ کیاں اٹھ جائیں
 پاس کے ہم تیرے ان ہاؤنٹو ہاں اٹھ جائیں
 ایک تہیں بس دیکھ کر اسے ہر بان اٹھ جائیں
 شل شبنم صبح کو گریہ کیاں اٹھ جائیں
 وہ سو سو دہائی کے سب اٹھ جائیں

چل کر دیکھو اگر ہم میں گر
 کہ کیا تو وہاں تیغ آزمائی
 کہ وہ وقت صحت خستہ آتے
 کہ دشمن تیرے ہونے لگیں
 فصل گل میں گل دہلے تو لگی بار
 ہر تیرے کو کہ میں ہم اور دل دار
 تیرے سوا کسی سے نہ ملو دل اپنا
 آج اس طرح سے ہر کار
 کہہ لے خدایا ہر کس کی

دل دیکھ کر ہر کس کی تیغ آزمائی
 نہ تنہا جائیو اسے دشمن ہر گز
 جو تیرے دیکھ کر کھلے عدم کو
 ہیں اس سے نہیں کو کام ہر گز
 ہر کس کی جیسے نہ تم آئے اسے یار
 جو ن دل افکار سے اک تازہ دل دیکھ کر
 مگر یہ اپنی تہیں لاکھوں ہی طرہ دار
 کہہ لے خدایا ہر کس کی
 اے ہر کس کی میں یہ دیکھ کر اے

لاہورستان یا سہیل
 ہر کس کی ہر کس کی ہر کس کی
 ہر کس کی ہر کس کی ہر کس کی

<p>منہ پر آغوش کر سکتا ہے جس کو ایک بے زبان پایا ہے جس کو ایک بے زبان پایا ہے جس کو ایک بے زبان پایا ہے</p>	<p>منہ پر آغوش کر سکتا ہے جس کو ایک بے زبان پایا ہے جس کو ایک بے زبان پایا ہے جس کو ایک بے زبان پایا ہے</p>
<p>کے جی کو خدا ایام ہی استاد جانے ہے نہیں معلوم فری مجھ میں کیا میل طے ہے میں اپنا وعدہ کرتا ہوں وہ فریاد طے ہے بلا قوی اُسے اُمیلاں آ باز جاتے ہے ہر اک دل سخن اُنکے نیل تار جاتے ہے</p>	<p>تھک جاتا ہوں میرا دم کیا دے جاتے ہے کیا آنا دے کہ ایک ہی کو دہم میں رکھا نصیب تو ہے مجھ ہی جو گئی کھلا در اُسے ہے کسی نے تیری خاطر فائدہ دیا کر دیا اپنا قطر عسرت کو اسے تیرے دل میں خلوں کچھ</p>
<p>وہ جب تار سے جھلا کر کہا ہے کوئی رند و شب ہی کے جلائیے ہمدرد کوئی معنی قیامت ہے وہ بھی پڑھنے کوئی جاگتا مغلطہ دے نہ ہو ہر کوئی اور پائے سے پلا دے اُسے ہی کوئی</p>	<p>ہر کہا ہے کہ مغلطہ ہی تار کے کوئی یار اب اس عشق و محبت کو کہیں آگے جس کے ہر دے کے کسی کی سیرت میں کل گنگ جلا میں جو شب بے عمل میں دھڑک کر کہنا کیفیت ہو جو ہم اوردہ ہوں اگلے گھر میں</p>
<p>پیر کی سہاگ کی تیرے بودا بن گیا ہی تجربہ قدم پہ پاریں ہیں سوچیں کی سی گروہ چھپے یہ باتیں در اندہ بن کی سی چک کہاں تیرے بازو کو ڈرتی کی سی اگر نظر ہی تیرے ہی ہاتھ بن گیا ہی</p>	<p>کہاں ہے گل میں صفائی تیرے ہی کی سی پرشت غار اب اپنی قدم کی ہر کھٹے جناؤں صد محبت تو کس ادا سے کہو خوار رنگ کے گڑ گشتان پہ ہوں تار سے وہ ایک تو ہی ہر پہلو کا ساتھ دیا ہے</p>
<p>دل سے غرض کو مروی ہے جہاں نہ گئے جا پہا لوگ اس کے افسانے بنا کرے گئے سیکڑاؤں کو وہ جو نظر نہیں لگاتے گئے اور افسانہ شکوہ کشتی میں بھاگ کرے گئے تو وہ پہلے دور سے مجھ کو دکھا کرے گئے دین دوار کا کوس ہم آ کرے گئے</p>	<p>کیا کہوں کیا خبر وہ نظریں ملا کرے گئے کیا کہوں جیسے جو تم مجھے تو چنا ہی گئے کلاں آنکھوں میں دھایا لگا آنکھ تو کی سر پہکتے رہے سانس سے ہم اندر موج تو فرما دے کہ میری جب کہ اجاڑے گئے تو فرما دے کہ میری جب کہ اجاڑے گئے</p>

<p>آسمان پر ہو کر آفت کا قہر باری کی نکل اہل گراہی خیالوں جل یا جس نکلے بیک کر کھم جبے اختیار کر ڈالے پس از ظاہر سے دل جل کی ہلکا بازی نہ پوچھ مجھے وہ عالم کہ صیغہ سی اٹھ اٹھو جانے نہ ہر آفت اٹھا کو مدد فراق ہو چھپے گیا ہو کہ اب الفت کس کے ساتھ ہو جیسے مرد سے ہی میں عالم کو دیو بند کر دیا پہنچے تو کہنے کچھ حالت تیری یار کی ہوں اسیر زلف جگاد ہی ہو میری ہی بات کیوں دلا کیا رنگ ہو ابو اسی یہ کیا گل کھلا ہو تو دل کی رفاقت نے کیا پایہ ہلاک خاوارانہ شعر کہ جرات بدل کر قافیہ بسکہ وابستہ خیال اس مشہد آگے ساتھ ہے</p>	<p>ابنیم: وہ کہہ کر کے اٹھا کر لے گئے تو پھر بھائے فرشتہ پری خزاں کی وہ عشق سا کیسی کب اختیار میں آئے تو مضطرب دہواں اک نظر فراق میں آئے وہ آنکھوں کو جو ملحق ہوئی خام میں لے اب ہی روشنی آئے تو دل یار میں آئے ادبہ: دل کا خزانہ اپنے جیسے ساتھ ہو لاگ اس کجست و لکی اس ہر کی ساتھ ہو اتو گریانی محب نا طاقتی کے ساتھ ہو کسکے باعث یوں زلج اشقی کی ساتھ ہو کل سے ہی جویا تیری بکلی کر ساتھ ہو حریف تو لا سا کچھ یہ نشہ پی کے ساتھ ہو یہ غزل ہی گرچہ تیری شام کی ساتھ ہو</p>
<p>چلی اک تصویر سی تار نظر کے ساتھ ہے اک صداوت جو اسے اہل ہنر کے ساتھ ہے کیا جھوم یا اس اپنی نامہ بر کے ساتھ ہے سو گز قاری ہوں اس فتنہ گر کے ساتھ ہے کیا کرد میں بھگو عشق اس رنگد رک ساتھ ہے اپنی بیانی ہی کیا خوف و خطر کے ساتھ ہے ہم ہیں جڑت یہ ارادہ اپنی کجی ساتھ ہے کیا مدد با ہم ہم ہوتے ہیں گہر لے ہوئے دل چاہ کر نہ ہائے ہے دوا سے ہوئے دھڑکے گھر لہولہا قید میں بھلائے ہوئے</p>	<p>چرخ کرتا ہی پر عیب غلی طعون خلق ہنسنے واسطے ہر حرف اسید وصال قد قیامت فرہ آفت مع غضب کامل بلا گر سے وہ نکلے نکلے پر مجھے جا بیٹنا ہی ہلا کر اس سے کہہ کہنے قہر آتا ہوں عشق کو کوہ گراں ہو کر کی کیا ہو کی ہن جبید منتز ہیں کہ مصایہ ہیں آپ آئے ہو کر آپ سے جیسا تو جیسا تا پ کروں کیا کہیں کہیں جس نے یاد ہے کھل اپنی دے ہوا</p>

مردنی پر گئی منہ پر سے جن کی خاطر
ابر تقویہ کے ماتم ہم اس نخل میں
کے موزوں انہیں جرات غول ایک لمبی
خوف کچھ کہا کے ہی بیدار ہم ایوانے ہو کر
رنگ کی جا ہو غرض شہر فوجان ہی کراں
جوش و خفت سے گریبان کو کرکے ہم آہ
دو چوڑا ہیں گلشن سوسے دے کی ہوا
دم خفت کے جرات کوئی اس کا فرسے
اختیار اب نہیں ملے یہ مجبور ہوئے
اک جا کوریز نیکا ہوا غم تو ہوا
شہر نہیں کیوں نہ مروی دہرہ پر چڑھ کر
دیکھتے دیکھتے گہریں بخدا راہ تری
روگ کیا تیر سورییاں جنت کو لگا
اپنے کپے میں قدم کہیں سو جھکے یاے
کیونکہ ہمد نظر مجھ پر تم کی مٹکا
کہ غول اماں امان کی حلات اب تو
کی سفارش جو مری اس کو کسی تو ہائے
گوشہ جہنم سے کہہ اور رائے کا پر رنگ
اختیار اب تو کسی بات پر اپنا نہ رہا
یہ گریوں کی کیوں نہ ملو گھاٹن سے
یہی نہیں گوشہ عورت میں پڑی دل دل
مردوں اٹھتے ہی دنیا سے اٹھیں کبار
اسے خدمت سے جو مندور رکھا ہو

رنگ سکنا وہ پڑے ہر چہیں چکا ہو کر
رو نہیں سکے ہیں رنگ انہیں میں دل لگے
دل میں جوتا زہ مطامین میں ٹہرائی ہوئے
فلک تو خراب میں ہی آؤ ڈگر لڑے ہوئے
سو کیا چمن سے میں پاؤں کو پٹکا ہوئے
سرخ آنکھوں کو کسے بیٹھے ہیں جھٹلاؤ ہوئے
کہ سزا دارا میری ہی نہ ہم لائے ہوئے
اک سلمان کو کیوں جانتے ہو تر پاؤ ہوئے
ربا ہم دو دیکھے کیوں لوگوں میں شہد ہوئے
پر میں خوش ہوں کہ بھاپ تو مسودہ ہوئے
اب تو حضرت دل وقت کے مسودہ ہوئے
مضطرب ہم قیامت بت نمود ہوئے
جوں جوں تیر ہوئی اور ہی ہو ہوئے
سیکڑوں خاک میں پھیند دل جو ہوئے
اب تو اخبار سے رابطہ آپ کو نظر ہوئے
مٹتے جتنے کہ اگلے تری شہر ہوئے
رابطہ کچھ انکو تو شہرانی نہ منظور ہوئے
پچھلے معمول گنواں تو یہ کج ہوئے
دل کو گنگ جاتی ہی اسی وادی مجبور ہوئے
اب تو وہ چاہنے والے مرے شہر ہوئے
اور جو حق ہی سو صاحب مقصد ہوئے
شکر یارب کہ طیسوں کے نہ منظور ہوئے
ہاں تاکہ رو کو نہ ہم انکو نہ منظور ہوئے

ہم آسانی ہم کہتے نہیں نہ ڈرتے
 صف پر چہرہ الگ میریوں ہی نہیں
 بیچتے ہیں سپودہ یہی صاکیا رب
 پتھر کی دل خواشی یعنی جو چو کہندہ
 حیران ہو میں کہ کیوں کر دل کو توڑنا ہے
 پڑ کر فرل سچ قطع کام کیے
 کہتے نہیں وہ لام سرا جس نہ ڈرتے
 مجھ جاں بلب کو کیا دور سزاقتی خاطر
 دیکھ اٹھتے دہرے پرتے ہیں لگی ہوا لہایا
 نہیں جو میں باہر رخسار کا کہ وہا
 جو تجھ میں یہ قزاق گزشتہ گزشتہ
 عاشق ہو تو جرات رکھتا تیرا الفت
 لطف ہے یا رہیں نیکیاں کب مے
 پتھر جسک ہو گل وہی ہونے پس تو پھر
 دلی نامانی ہو جو غیب میں دیتا ہے
 مجھ سا دیوانہ جو اس بزم طرب تک پہنچے
 اور یہی ملت و ازاری جو ہیں میں تو پھر
 بات کہتے بندہ ہی خواہ تو کہتے ہیں یہ ہم
 تاج بنگلہ میں رہتا ہوں۔ سے ہے
 تاج میں ہونے نیا دشتی کیوں جو بند
 حشا ہر نیم اسیر یہ تک کہ سیر باغ
 وہ حیدر خانوں میں رہو سمجھئے کہ
 کوئی نہ ہو کہ تو اور اسانہ شرم کی

پراختہ محبت اور نہ میں نہ ڈرتے
 یہ ہر مروتوں کا اور آسٹین نہ ڈرتے
 تاخا نہ جاں ہو وہ خدہ نشین نہ ڈرتے
 قیمت ہو ادا فروں قدر نہیں نہ ڈرتے
 جبیر گل ہی جیسے ادا نہیں نہ ڈرتے
 سوشہ سمن کاوشہ کہیں نہ ڈرتے
 دینیز ہر دوائے اکی کہیں نہ ڈرتے
 یعنی گرمی اسکا اپنے قرین نہ ڈرتے
 ملا لگ اکی نہ ڈرتے یارب کیوں نہیں نہ ڈرتے
 گنجت با تہ میرے کیوں نہیں نہ ڈرتے
 دھگل کا ایک پتی اور نازنین نہ ڈرتے
 بزرگ ہر بہ قیمت کشتہ کہیں نہ ڈرتے
 وہ کیے دینہ خریان گل خدا رکب سے
 لگتا آنکھوں میں خدا کی جنتاں کب بھنے
 مرنے عالم کو کب بھنے لطف و دریاں کب بھنے
 پاس تو آئے وہ باطل پریشاں کب بھنے
 آنکھ اٹھائی ہے وہ غیرت خویاں کب بھنے
 کہ خدا دے ہے جہاں کے یار کب بھنے
 تجھ بنگلہ میں نہ ایک شب آرام سے ہے
 کیا کام ہے کہیں بے کام سے ہے
 آئی نظر نفس در وہام سے ہے
 صیادت ہی چھوڑ دیا دام سے ہے
 بوقت خواب کیوں ہی اٹھام سے ہے

<p>برگ گل جوں کوئی دریا میں بہا دیتا ہے دل بیتاب وہ ہیں جھکو جتا دیتا ہے ہنستے ہنستے مجھے سو بار دلا دیتا ہے اک قصور ہے کہ وہ وہاں بنا دیتا ہے روئے اس میں تو رونا ہی مزا دیتا ہے نہیں معلوم مجھے کون بتا دیتا ہے جس کا قدم پڑی پڑا تھا نا مال ہے اب اس کی کام سے جھسا نا مال ہے اُس ہر دوش سے آنکھ ملانا مال ہے رہ ٹھاجوہ تو اسکا مانا مال ہے رونا ہی پونہ تو سہل ملانا مال ہے کہتا تھا پہر وہ آپ ہی خونی برہم کی تو کیا کہو نہیں خونی اسکی سنگری کی دل بڑے چٹے لیکر کیا خوب دلیری کی ناز و ادا کی چاہیں طرز میں سنگری کی سجدہ کر سنی میں مسجد جو پیری کی بخت ہر گاہ مجھے تلواروں میں بائنے اچھا فرض سلوک کیا ہم سے آپ نے گستاخ کو کے حق دین واد کی ناہنے جرات کر ہو تو سن کر اپنا ٹاپنے سو باتیں سنائیں مجھے نہ ہیر کسی نے دیکھا ہی ہلا یہ کہیں اندھ ہیر کسی نے اکدم میں دو عالم ڈبو زبر کسی نے</p>	<p>لکھنا کی مری یہ اشک داس میں بہا قصہ محفل سے وہ اٹھے ماکری ہوجوت وصل چو تا ہی کہ پاس ہی تو بالوں وہ شون ہنشین مت ہو غفا گر مسنون با تری لذت درد و غم عشق ہے ایسا کہ اگر اگر ہے وہ جاے جل ہی ہی ہیں رومو جانتے ہیں اس کے در سے یہ جانا مال ہے رونے سے اور آتش الفت ہر گاہی کیا تاب ہو جو بجی کوئی اشکو ہر نظر رونے تو ہیں ہم اُس سے لیکن کیا خوب جرات بہادہ اشک کہ میں شہر ہو کچھ منہ سے ملا کو اپنے قصور اک پیری کی مل حال چو جانا جا کر اسے دکھا یا ملے ہی آگے نظریں کہتی ہیں اسکی دیکھا اُس فتنہ گر کو دے کیا کیا او پتیلیں ہیں از بسکہ لہجرات بند ہیں سن کر ہم کچھ تو یوں ہلکے گئے نہ کہ وہاں نے دل خاک میں ملایا تلوے ملاپ نے دالم سے وقت جا ہی ہو کسے یاریں غالی زمین شعر نثار آج ہو تو ہیں میرے چو ازار سے رکھا گہر کسی نے لوٹا کہ ہم سے پڑی ازار تاجی وہ ہکو درپیش لہی دیکھنے کیا ہو کہ کیا ہے</p>
---	---

<p>عمر نہیں کچھ ہونگے ہائے میں بہاوار آہ جرات یہ نزل سنگہ تفسیر توانی</p> <p>اسٹ کڑا ہونہ پوچھا دل رنجور کسی نے آپ ہی تو کڑا یا مجھ اور کہتے ہیں آپ ہی</p> <p>اب دور سے مجھ کو کہیں حکم ہوا وہ اشدر می تھی کہ اب بام پر آ کر</p> <p>جیاری تو دیکھو دلائل کے لئے آنچہ مہ دیکھو جو ایسی کوئی یاں کر کو کر آ</p>	<p>آئے میں گھائی ہی پیری ویر کسی نے تخلیف سخن گوئی کی وہی پیری نے</p> <p>وہ پاس عروت ہی کیا دور کسی نے کیا نہ کا ترے چین لیا تو کسی نے</p> <p>اچا پسکما یا تھیں بکسور کسی نے دی گھر میں دکھا رکھنی لہر کسی نے</p> <p>دروازہ کیا ہے میں مشہور کسی نے کیا دل چو پایا ہو یہ مقصد کسی نے</p>
<p>پہرے ساجو کڑا دکھا کر چلے جو گندہ ہیں اور گندہ چلے</p> <p>انہیں اس سچم تو دوسری چلے ادھو دیکھو جیہ کیا کر چلے</p> <p>کیونکر کوئی سلامت اس کے مکان سے نکلے ماری تہے قافلے سب زرا سے ماری</p> <p>شب بزم یار میں ہم بیٹھے تو جیہ برائے ہوں نا اداں یہاں تک گزیر نہ گزری</p> <p>اُس انجن میں جرات سب کامیاب اک چاند کی چمک میں بریٹ کی لٹا ہی</p>	<p>دکھا پتا چلہ ہوں گھر ہی خدا ہو یا نگہری نکل ہی</p> <p>ہوئی انہیں سچم جرات تو کیا گرم کو آ کر خف کر چلے</p> <p>جب نکل ہو بریہ وہ تب گستاخے نکلے بتا ہو نکلے مارے ہم کارواں سے نکلے</p> <p>چوں سے تہا یہ ظاہر غرض باغ سے نکلے کہو لے کفن نہ ہرگز کچھ درمیان سے نکلے</p> <p>حرف ہے ہر اراں اک ہم ان سے نکلے کیونکر اہرہ دیکھوں کہ دل لٹا ہوا ہے</p>
<p>کیا سیر ہے کہ آپ تو جنتے ہیں بام پر جرات کہہ نہیں کیا کہ جو مل جیتوں ہیں ہم</p> <p>اٹھ کے گھر مایا ہو وہ تو کس سے دکھا جیتے مقرراری سے کسی صورت نہ ملتا ہی نہیں</p> <p>ماٹری تلو نہیں سنے چاہ تو حالت مری حیاط کو جائے وہ تو یہ دل بیتاب ہی</p>	<p>ادھو سلطان عشق کی کوچ میں لٹا ہے تو ہی عجب عشق کی آپ لیں اوٹا ہے</p> <p>نام میں جانیکا سنا ہوں تو غرض آجوت ہے دل کو جو جوں روکتا ہوں اور چلا جاتا ہے</p> <p>یہ ہونی جیسے کہ کوئی چور کھڑا جا تو ہے چھپ چھپ اسکے بیتابی سی دور لیا ہے</p>

دل منکست ہوئی ہوا بنگ لکن مزاج
 چپ چوں تو امیدی دی گایو پیر گایاں
 کیا کہوں کس تندہ سے لگ گیا ہوں ہمارا
 اس پیر اس پیر سے ہونے پر ہوا ہوا
 دل میں کیا کیا آفر ہو رہا ہے امیر کیا ہوا
 بزم میں آگہوں کا ہر باؤ ہو گیا کھنکھن
 جو بیٹے کو جیسے یہ آزدہ وہ ہوتا نہیں
 کسے آئے جگر آئی جو ایسا پیک اشک
 کیا جو ہم گمانی گہر بیستا ہے بچے
 بس دل مٹانی پر بھی سی پڑ ماتی ہوا
 اشک خونی دیکھ کر ہر سر پر لالہ فروغ
 ملاؤں ایک نیک اس سو تو سر سے سودا ہو
 نہیں پیرا ہو گھر میں بگلت اتنی خاطر وہ
 لب اس سے ملا تاہوں تو ہمیں بلینا آئی
 پڑائی سے کئی کی جان ہی پرا بجا ہے
 بہت طشہ تو ہم چھ ہیں تو مات یہ ہونی ہے
 بچے کیا مینہ ہو ہو ہوں ایک اشکو تو بچو
 نکالنا ہی حرکت اس بہت خوشوار ہے
 اس سرور میرا بڑا ایسا نسیب کو
 بزم ہوا وہ آئے ہیں باریہ کو باب کی یہ
 قدم کا پیراں لے لے گا شمس سر انکھ
 دل نہ پتا تو پتا نہیں نہ ہو نہ ہو
 جرات نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو

اس بہت کافر کا کافر سے ہوا جانی ہے
 میری غلو شمس سے شاہد ہاں کچھ ہوا ہے
 فرما سکتا ہوں اسکو امیر نہ ہوا ہوا ہے
 دیکھیں ہر شخص ہوا کیونکہ ہوا ہے
 کان میں آواز اس کی سی جو ہر جگہ ہوا ہے
 آکھ کر کچھ کچھ کسے کسکو دیکھا ہوا ہے
 وقت بڑش و ہوا کیوں سکرتا ہوا ہے
 پیش قدمی کے لئے آکھ کر سے ڈر لیا ہوا ہے
 جب پیستا ہوں کہیں گہر ہو ہوا ہے
 جب مند ٹاد کر اپنے وہ چکا ہوا ہے
 دن دن رنگ بدو جرات کا چکا ہوا ہے
 کہاں لاکر پیسا یا او تر سے دل کا چکا ہوا ہے
 ماہا مضرین دیوار سے کرا چکا ہوا ہے
 بولت اشکو کی لجا ہے کچھ دیکھ کر ہوا ہے
 بیٹے وہ کیونکہ اس بن میں ہوا ہے
 کہ جیسے کوئی اپنی زندگی سے غنا ہوا ہے
 دل سپر کیونکہ نہ ہوئے چکی نہ ہوا ہوا ہے
 دہری بزم عشق کا ماہ ہوا ہوا ہے
 دہری بزم عشق کا ماہ ہوا ہوا ہے
 دنیا بزم کو دہری بزم کی لگا ہوا ہے
 چہری جو چہری فریب کے آئی نہ ہوا ہے
 چہری جو چہری فریب کے آئی نہ ہوا ہے
 چہری جو چہری فریب کے آئی نہ ہوا ہے

نہ آیا یہ کہو لیں کہ اہرے تو مکمل آنے
 رہی گو جھنڈا اب ہم پروار کے لایق
 سمجھے تو اضطراب دل سے یہ معلوم ہوا ہی
 انھیں فطرت سے کیونکہ لکھا تو کہ لکھ رہے
 رہ لایا تا ہی جس طرح سے خود تھیں نے ہی
 آپ کے گہر مکے یہ انھوں میں کہ تو ہی
 کیا کیلے تری بن جائے اور سو رہے
 بزم میں بیٹھے ہو کیا رات چلی جاتی ہی
 پانچویں بیٹھے کے تلو و نکو تو سہلا و نہیں
 جاگتے ہیں میں ہی فکر میں ہوں ذرات
 تم تو رہو ٹہری ہی رہی اور چلی و چل کی بات
 غیہ آگہو غیہ یہ کہ تو ہی ہم آہر
 اب کیونکہ ملنے پاؤں میں پاؤں تھے
 بیٹھ آدھل میں تم کا لطف اٹاؤ ہی ہے
 تجھے پوچھے ہو گزرا کر حقیقت ہی
 کنگلی یا نہ ہے سے بات نہ لکھ جا کہیں
 اور ہی وار لگاتے تھے کیا لگتا ہے
 اٹھیاں پاؤں کا اب اپنی وہ دہرائی ہی
 تو ہی ہر پوچھو جرات سب چرا ہی
 سامنے ہی وہ جو چشم پر حجاب نہ گسی
 چشم بدور انکو نسبت چشم آہو سے کیا
 ہی تو عالم چشم ساقی پر کہ وقت بخوری
 مازگی کا چشم خرابی جاں نہ کو ہے

ہی مسرت میں ہوتے وہ سر آنکھ ملے
 ملے تھیں سر مار کر باز و نکالے
 کہ شاید کوئی دن کو پاؤں کر پلوں آئے
 ابھی کا سا جو وہ اب سے لکڑی ملے آئے
 لکھا یا انکو یہ قصہ کہ بس تو نکالے
 سب سے تم ڈرتے رہے اور تھے ہم نہ لکھ
 تو نہ پاس تو کہہ کہانیے اور سو رہے
 اور ہر اب کہیں ہوا ہیے اور سو رہے
 اتنا شہ سے بچے فرمایے اور سو رہے
 کہیونکہ گھر میں تھے لے آئیے اور سو رہے
 تو کہہ نہ تھیں مل جائے اور سو رہے
 پاؤں اس کو جو میں پہنایا تھا اور سو رہے
 کر دیدہ ہو گیا ہے سارا جاں تھے
 اسی تھے پاؤں پڑوں ہاتھ لکھ ڈالے
 کچھ تو اسی بخرو دی بات ہاتھ لکھ
 حیرت من پک تک تو ہاتھ لکھ
 جو کہ زخمی نہ مر ہم ہی تو ہاتھ لکھ
 کچھ تو اسے پاس ادب ہاتھ لکھ
 پہلے آئیہ ذرا اسکو دکھائے دی ہے
 نزع کا عالم ہی ہی گزیر تو ہاتھ لکھ
 قبر میں وہ دیدہ غائب نہ گسی
 چشم بیتا حق سے پا ہی ہے سب نہ گسی
 لکھ سے اس شخص تو ہی ہاتھ لکھ

<p>سوط کا سوج ہے جرات ہو جیون ہوں سجے جب شتاق تب ملے کوڑا سے لگے جب گامی دھولے تم پر مرانے اختیار بار بار آئیگا دلین بند گیا جیسا بنو دیوان پاس سے اٹھنے میں جب ہم پر حق ہو لگے مصلحت جیسا پنی یہ ٹھہری کہ مٹتی ہیں اچھے اٹھا بیٹے تھارے واسطے جب تک ہم ہو چکا شیریں دہانی سے تھاری جب ہیر جب تھاری عشق میں جاتی رہی تھارے کیا نصیبے بخوری کا جیکہ جکا پڑ گیا جرات اور دل جب ہو جیوں تب کہہ لوں کل لائے ہزاروں ہی شجر اور ٹہری یا اگر ہی میں رہتے ہو خب رفزیم اور وہ یا سوئے ہو تو برسوں ہی اکدم نہ جہا ہم باتنا جو کوئی برس و ٹھنڈا تھا کیجیو یا آگہ دوئی تھی ہم دسمہ ہفتہ</p>	<p>دیکھ کر افس شمع کی شمع پر آب تر کسی چمکی لگ باؤ ہی کہتے لڑکے تھا تو کچھ جب کہیں چپ بیٹھ کر تم جھکو ڈالنے لگے تو کہیں تم دسمہ گھر سے ملے جانے لگے تب ہاری بیٹھنے سے آپ گھر آئے لگے مشورت تب او کہیہ تم لیں ٹھہر لگے تب کہیکو پاس لقم اپنے بھلانے لگے تب بچے تم قصہ فرماؤ سونے لگے تب ہمیں دیر وہ کہیہ کہہ آپ بھی لگے جام دکھلا دوڑ سے تب جھکو ڈھکا لگے پھر بچے پانی کیوں یہ دیوانے لگے تک کیجیو گزراؤ باری لاؤ ہری یا دیکھ نہیں سکے ہیں اب جانب درہی یا اب نہیں مل بیٹھتے وہ چار پہری یا دل کی پیش کہی سو اسوز جگر ہی یا جی کی رکاوٹ ہے اوہرا درہری</p>
<p>چٹے فیروں سے جو کل آپ لڑی پانی کو در تک آئے وہ دغوا نہیں دیتا ہے بیٹھے اٹھتے گرائیں بزم میں پہری توں اب جو ملنا نہیں قصہ میں توں خاؤ کو عند یب چن اب لیل تصویر ہے آہ منہ پوہ نشیں توں ہمیں مارا جرات یہ پورا وہ جہاں لگی میں ہم ناگاہ بول اٹھو</p>	<p>چمکے کس کپڑوں میں ہم پگھلے پانی کے کمر میں دل چیں ہیں آہ نہیں دیتا ہے بیٹھے ناہ جانکاہ نہیں دیتا ہے استخار ہی ہیں راہ نہیں دیتا ہے باغیاں رخصت یک آہ نہیں دیتا ہے اب دکھائی ہی وہ اللہ نہیں دیتا ہے بچے بھائی نہیں گری تم بھادہ بول اٹھو</p>

<p>مکدر ہو کے اب جو مٹا اٹھے یوں لٹا چھوڑا مصروف نے جو کینہا اسکا نقشہ قریب نکلا ہو بوقت طبع اسکا پاؤں لٹریں کہا تو جانتا ہوئے آزاد سپہ سالار بکر خنجر لہری عزیز وکل سے بیکل کر کردہ جھگو گیا کس جا ماقصیر دست سے کیوں تپتی ہو درخشا</p>	<p>خدا جانے یہ ہم کیا بخودی میلہ ہوتا ہے کہ گویا نند سے یہ تصویر ہی دانند ہوتا ہے کئے ملقم سے سو بار بسم اللہ بول کر یہ کیا بیٹھے بھٹکے جیسے کی جواہر بول کر جوداقت ہو کر کی تو خستہ لندوں کی زینما سے کہو اب کی ہندو سے چاہو بول کر</p>
<p>اُس پیری کیوں بلا گرواں ہیں یاد دہی ردودہ کوستہ ہیں یہ لہر سے دیوانہ کی دل میں گرسوزش نہیں کہتے ہی سیدہ بیٹہ جوش سودا جب کہ تیر و تیر ہو کر سر چڑھا ذکر اس نا آشنا کا سنتے ہی لٹھکے نقشہ مرے گئی پھکی ہو جھکوشیاں ایک ہی لہر بکر غزل جرات ہوا تو کیر جوش جاں بلب اس زلف کو قیدی ہیں یاد دہی اسے عہد آجکو دکھلاؤ قریب صیحات قصہ غم اسکو کون اپنا سنا آ یا کہ آہ رنک دل قالی کیا بس پہنچو پیتا ہے کہہ سستلے جو نکلے مٹھم کیفی کو ترے اس طرح اب کہ ہیں ہیں ہم اول و خیر ہی نہیں مشتق اور جنت خدا عطا ترا</p>	<p>جیسے پرے ہیں بکر دشت چروانے کئی چوڑیٹھے جکی خاطر ہم پر پانے کئی کیوں نکل نائی پٹی میں مرے والے کئی شہر اُجڑ کر ہو گئے آبادہ برانے کئی اپنی حالت پر کف اندہ سر بیگنے کئی اوہ ہنسے کو پائے اُٹھنے پانے کئی شعرا ہی تو اور ہی ہیں تجھے پڑھنے کئی دنگے بستر و غم کے مار کر فٹانے کئی تیر جو خاکستر پائے فصیح بیوانے کئی صبح سے ہم شام تک سنتے ہیں لٹھکے کئی ہر کے فیوں کو دیکھو جب اُٹھنے پانے کئی ہو گئے بس جا بجا رستوں میں پانے کئی مغرب جوں کچ زنداں میں ہوئی دکانی مار ڈالے ہیں یونیس اشیاں بیٹھائی</p>
<p>ہم قویانہ محبت ہیں اب اس دہر کے لیکے دل بکھتے ہو طوفانی ہو رسوائی واہ کسی بیدار ہو کر کوئی نہ مرنے ہی اسے</p>	<p>جس سے کہتے نہیں بات ہی ماری ڈر کے آپ ہشیار بنے جھگو دہونا کر کے جیتے ہی چین نہیں بیٹھے جانکر کے</p>

<p>مضطرب ہو کر دل میں شہر فرمایا چلی ہو غروب اس کے ہو کر میں تو بیل و حرکت رہے منہ سے نہ کچھ بس رہا میں یہ بات آگے سینہ کو بی کے سوا کچھ اندر بن آتا نہیں کرنا کے جھگڑتے ہو نا حق گاہیاں بادۂ الفت کے کیفی کر دیا ایسا میں صدرۂ الام چوں کیا کروں برکت بیان</p>	<p>نہ کی تھی تھی یہ کہم پاپا بہتر جہہ منہ سے پہنچے ہی خبر کیا چنانچہ پتھر دہر کے یاد جب ہکر وہ دہر کے کی ملاقات آگے یار جب ہکر وہ کچھ آجری ہوئی گات آگے حق تو یہ ہے خوب کچھ ہی ہمارا نہ آگے جس طرف دیکھیں نظر کچھ فر بات آگے رات سے بدتر دن اور دن سے بدتر رات آگے</p>
<p>کب تک ایام بھائی سے رہوں من مارے یہ قرار ہی میں ہوں سوچ کچھ کر ہو کہ جب ایسی سچ دج کا جاں میں ہو کوئی آج بھلا کیا نصیب کے کہ نہ کچھ بھلا کالے تو میں صبح اٹھ کر کچھ کو پلے وہ تو بچے جرات آہ جب چلے صرت میرے کو چہ می آئے لہار کی کیا کا پیغام پہنچے یہ ترے شنائی سے دیکھ جرات اس کو کہتا ہے دل مضطرب یہ</p>	<p>اس سے اے کاش وہ اگر کچھ گون مارے لہر دیا کی طرح یار کا جو بن نہ رہتا حسن و خوبی پہ نہ کیوں لانا وہ حق بن مارا آنکھ ہر ایک سے محفل میں وہ برفن مارا جوں چراغ سحری جنبش دامن مارا رہے کیا کیا ہم گئے لگ لگ دروہ لہار کے مر گیا بس وہ جو سینے پر وہ پھر مارا کے ایسے کھڑے ہر سے کچھ بیک دی تو لہار کے لکے بے سینہ سے سینہ کو مانے رہنے</p>
<p>گردہ ہاتھ آئے تو زانو پہ بٹائے رکھے جھگڑا ہے کہ کسے مشرہ ہر یا یہ کہیں بیٹھیں کیا دور کر چاہے ہی کثرت شوق جب وہ بگڑی ہو تو کہتے ہیں یہ مانا زعفران ہووے محفل میں جو وہ تو ہی ہی چاہو ہے بس میں وہ پردہ کشیں اپنی گزرا جاؤ تو بس بخت اپنے جو پیدا رہوں تو آہ پر دیکھ دیکھ کا سبب اور نہیں پر جرات</p>	<p>دیر پا اس دل مضطرب کو دبائے رکھے آچے زانو سے دالا کو بھڑا کے رکھے مٹے جائے ہوئے چوری کو چڑا کے رکھے روز شب بس یہ ہیں صحبت کو جانے نہ کہے کچھ خلوت میں اسے رہے پہاڑے رکھے کیا ہی پٹا لے لگے ساتھ ساتھ رکھے یہ وہ چاہے ہو کہ اس کو ہی رکھے رکھے</p>

<p>یکہ مضطر نرم میں جھکو یہ آنکھوں میں کیا کی کسی نے کی یہ سرگوشی کہ بس اکدار کی نہدیت دلیں کیا جانے یہ کیا لہر آگئی کہ ہر صورت میں جرات بگاڑ دیتے وہ</p>	<p>پہر ہی آنا جو تو پاس سے اک کنار ہو جائے ہنسے آنکھوں میں گئے ہونے اٹا جائے پہر ہیں انہیں بلا ہوا ہے بارے جائے آپ ہر صبح کے قہقہے کو سنوار دیا جائے</p>
<p>مرنا ہی نظر آیا انجام گرفتاری کیوں دام میں گہرائے تیسروں کو گراتے ہاں شام کھافت ہوا صبح صاف ہے باتی نہیں کچھ ہم میں اور ہی ظلم ہے</p>	<p>پیغام اجل لایا پیغام گرفتاری کیا چین سے کٹ جاتا ایام گرفتاری یاں صبح نہ است ہوا انجام گرفتاری مرعین گئے اکدم میں پیغام گرفتاری</p>
<p>مہوشی و الفت میں ہونے کے بہتات جاہ کی جوتن مری آنکھوں کی شانی ہوئی آہ اس دل کو لگو چشم گریاں کیوں نہ شب کو جو اپنے مقابل ہو گئی ناگاہ آہ</p>	<p>چہتے ہیں بعد بقیت اک یاد گرفتاری ماترخی محفل میں سب سے سخت رسوائی ہوئی یہ اسی کیفیت کی ہر آگ بھڑکائی ہوئی چاندنی میں ایک صورت چلی چمکائی ہوئی</p>
<p>آنکھ دو کھٹے کیا ہنسنے پٹ جائیگا ہند مجال شمار کرنے اپنا ب جرات کھلے ہو غضب اپنی طبیعت کو سپہ ہر آئی ہوئی کون رخصت ہو کر یہ جسے گیا یا بھراہ</p>	<p>یہ فزل تو تھی کئی یاروں کی کہوئی ہوئی جسے پڑتی ہو ہر اک کی آنکھوں میں ہونے صبر نے مجھ کو کیا رخصت شکستہ ہوئی بارے اب تو کچھ بہت ہیں توانائی ہوئی</p>
<p>بعد دہرائے سے جرات کی کرکے کیا کر پہر ہی: حسرت و اسراں ہی کھٹو میں ہے حاج ہر تری چشمی کی صیب دھامن کا اشک بدن کو کہا کس مری ہوئی خون میں</p>	<p>اس بچاؤ کی طبیعت تپہ ہر آئی ہوئی خدا ہی جانے کہ بندہ کس آرزو میں ہے کہ پاک پاک میں ہوا وہ خوف میں ہے رہو دگی یہ کسی صلو کی بھی بویں ہے</p>
<p>نہار میں ہوا: شب جانا ہوا ہر جاہ جو جھپٹ کر جرات لے اسی بھارت کھو</p>	<p>بکشتش جیت میں ہیں: سو بکشت میں ہے کسی جو ہر وہ شیش کی: آرزو میں ہے</p>

<p>خمسے میں سنگدلوں کو جو کیا دل باری میں یہ نظر نہیں مگر ہوں کم گزشتہ دست بوسی کا ارادہ تیرے دلچ کا تھا دل بھر دیا اب محبت ہی گراں باری ہے دلچہ تاجند ہے کہ فراق ای جرات انکی جہم ہے یہ کبھی ہو نہت زکس کی کیا غیب ہو کہ وہ الفت کو بھتا ہی نہیں ہوونے کس منہ سے بیاں وہ کلام لکھ اب یہ نقشہ ہو کہ بستر ہے وہ بخود ہو بڑا مجدد یاد ارباب اسکا ہوں میرے تیرے ہو</p>	<p>تو پس مرگ ہی جاتی ہے ہر اک بل باری ہنس کو چٹری ہو کہ لوہیں نکھولنی باری دست و پا ہونگو لیکن دم بھل باری کشتی پہونچی نہ مری تا بس ساحل باری جی میں ہو مارنے آپ سر پہ لکھا ہو دیکھ کوئی کہ لگی آنکھیں ہیں بیان کر کر مارنے ڈالے ہی ہیں آہ محبت جیسی کساکر جہل واسے وہ ہرے بکسکی بہشتے ہو کسی ہدم کی نہ لکھ بھنس کی جو نہ کہ ہو جے باقی نہیں بھرا کی</p>
<p>وہ بات کو سلق جو تہی دیان میں اپنی سرخ سی لگی دیکھ لے پیکان میں اپنی گل لعل بکس کر ہیں گستاں میں اپنے رکھ کر لعل اسنے گریبان میں اپنے ایسی نہ غزل ہو کوئی دیوان میں اپنی کیا جانیں کہ ہم بیٹھے ہیں کس بیان میں اپنی جگہ ہی طاقت نہ دل و جان میں اپنے بیکل سے پڑی خون سالن میں اپنے رکھنا جیوں ہیں تباہ ہیں اران میں اپنے اخصا گئے جب گلارہ میں اپنے</p>	<p>حیرت ہو کہ کل اٹھنے کی کان ہیں اپنے کیا دلی خبر پوچھے ہو ای شوخ کماندار کیا سینہ پرداخ سے نسبت ہو جن کو غور شدہ ہیں صبح قیامت کا دکھ یا اپنی میں ہو اشعار کہیں ایسے کہ جرات یاد ہو ہر بار نہ کچھ کان میں اپنے اخصوس کہ وہ جان جاں پاس تب آیا دیکھ اسکا تبسم ہوں کیوں بڑا سلمان دل آپنے کیوں وصل کے عہد پہ یا تھا موقوف ہو افادہ کی فکر ہی جرات</p>
<p>شفق شام سے بہتر نظر آئی مسی اللہ اللہ اسے کیا اپنی خوش آئی مسی کیا دواں دہا ریکہ فرستے لگائی مسی</p>	<p>صل لب پر جو ہیں لیں اسنے جانی مسی آج نہ ہاتھ سے اکدم نہیں ہوتا مسی جی میں آتا ہو کہ ہر شہر ہو گزیر ہو شہر</p>

<p>یارب یک کر گہرے میں نکا کہ خصلت میں جلا و جھپ پاک بخت کا جرم ہے شفقت کا اسکے ہاں نہ ہوں پہا کی نیل</p>	<p>یہ قلق ہمنے اٹھایا ہے کہ جی جانے ہے ایسا پستان لگا یا ہے کہ جی جانے ہے اسقدر آشکوڑا ہاں کہ جی جانے ہے لن ٹھکڑوں سے منایا ہو کہ جی جانے ہے ایسا ویرا نہ بنایا ہے کہ جی جانے ہے سہمنے محبوب وہ پایا ہو کہ جی جانے ہے ایک سوکے پھل لایا ہو کہ جی جانے ہے</p>
<p>منہ نہ دکھاتا تو میرا تو موافقہ دے کے سائے اپنی جگہ پر ہوں بھانہ دیکھے اسکا سوتے جی دوڑے کو اٹھا نہ دیکھے اور محبت کوئی کھفت گہرا منہ دیکھے منیق کو کے کوئی تاب کھانہ دیکھے یہ لکھا منہ ہے کہ منہ اپنا دیکھا منہ دیکھے وقت رخصت جو وہ تیرے یوں نہ مانہ دیکھے غار ہو کر ہی پھوڑوں اڑنے دار تو ہیں میری دشت سے پتے تیرا گریباں تو ہیں جاہاؤں میں ابھی شہر طوفان تو ہیں وہ ہر کہ ہی ترسے ہو عاؤں تو ہیں جو ہو چراہ ہوں کوئی نہ ہو تو ہیں بہر ہوں کوئی نہ ہو تو ہیں</p>	<p>جی کل جانے جو بندہ نہ ترا سنا دیکھو بس چل کچھ ہی جو تجھے تری عاشق کا تو ہیں ایسے عاشق کہ کماں طالع بیدار جو آہ کیا مڑا ہو کہ وہ باتیں کر ہی غیار تو ہیں کچھ دیکھ بیچے کہ لپے خایت پیارے دیکھو چوری سے جو دیکھے دل شرمندہ ہو دغل کیا ہو جو ہم اول اسی ہو کہ کسین ہو غل کشن یقین ہم دم جانان تو ہیں تیزی آمد سے جلا الیسیج وہ دامن چھڑا متنے تو دل لپکے جیسے کی خوشی اختیار استغاث عشق کو بنا چہ نہ فانس کینے شیعہ محبوبہ اراپنا جیہ کہ دیا تو نہ سب توکل سے کہہ داناں تو نہ سب</p>

قارت دولت سے اُناب اتھ تا کو مستبرو	سینہ عشاق اب اوی مفت تر قال ہو
اہتو وہ نون میں نظر آتا نہیں اک قلعہ نون	یہ فشار دست غم سے دل جگر والی ہوئے
جٹ گنو میا دمر کرتو جو مرغان اسیر	لے قفس پیرے اب اوی پیدا گر والی ہوئے
پلوں سانی کو تکت ساغرمو کیلیرت	کہہ ہو پیرنگا ہو چشم و رقانی ہوئے
کر خون ہا دیا سب کیوں جو غم فشاخی	کی دل کی چشم تر نے کیا خوب پاسبانی
اکدم میں نار دل بہت آسان ہوا دے	فرالین خان پر گروہ زباں ہلا دے
لوگ سب کہتے ہیں اس دیار غم کو کیا ہوا	جانتے ہم بھی نہیں ہیں پر کہ ہو کیا ہوا
خیال غم میں ہو کر آرزو سے یار لے ڈوئی	یہ خواہش نہ دیتی آرام ہو کہ بھلے ڈوبے
کچھ دلع جرائی میں نہیں عشق کا چٹکا	ظفر میں بھی ہم کیل جو کیلے دھنم کا
ہے شوخ کا بار زان کا لاکا نسر	علقہ مار سے ہے تیرا بالاکا نسر
اُس چشم پر آنکھ پڑتی ہی ہے کہا	جادو برحق ہے کرنے والا کا نسر
حاصل نہ دلوں کو آہ کچھ کام ہوئے	موقوف وہ دوستی کے بیٹھے ہوئے
لے صفیر حسن و عشق تیرا ہو بُرا	ہم دونوں کے نام مفت بننا ہوئے
دل ہو جب تک عشق کا اٹکار کر سکتیں	پیر وہ پیچھے ہو تو ہم اقرار کر سکتیں
مری اوقات کی کچھ اور ہی نقشے اب نہیں ہیں	نہ وہ چرچا نہ وہ باتیں نہ وہ راتیں نہ وہ بیا
جو رہ عید سے بھا ہو سہلے گنتی ہیں	عید کو بھی وہ کہاں آکے گئے گنتی ہیں
کئی دن بعد جانے پہنچا جس کا منت ہو	غضب ہو اسکا یہ کہنا کہ کتنے چوت ہو
شبہ جواں نہیں بلا سہے	صبح ہوتی نہیں ہے۔ کیا ہے یہ
اسکی بے رحمی پہ آنسو جو سے بہتے تو	لوک کہتے تھے کہ کیوں ہم نہ جیتے تو
کیوں غم یہ ہی نہ تو میکہ سکا ہو ظالم	گو نہ ملے تھے ہر ایک شہر میں تو شہر تو
شبہ رقت کی حقیقت کوئی کہا جاتے ہے	جس خرابی سے کئی رات غم اجاتے ہے
کسی مشتاق کا یہ خط ہر جیسے کیرں مپتا ہو	کہ جوں جوں اسکو دیکھو نہ وہ بٹا ہو مپتا
مہ سے افزوں چشم غم کی خوش فشاخی ہو چکی	گر یہی رہنا ہے تو بس زندگانی ہو چکی

لیکن حق ہے جبکہ ہی چھپا نہیں	ہر چہ کہیں سیکڑوں دنیا میں حسین
کافر ہوں جو بکبش ہوں یہ کفری ہوں نہیں	گناہ و گنہگار اس طرف کو اللہ اللہ
ہوں ہی نظر آیا اٹھا کو چہ ناگاہ	اک محبت چاہتا کل میں دل کے ہمراہ
چری یہ راہ اور سید ہی یہ راہ	دل پہلے کے اڈہ کو لوں لگا کھنے سے
اور نیلے چہ قوسیت ہی کم نکلے ہے	اب گھر سے وہ اپنے کب من نکلے ہو
اکدم جڑ دیکھنے جڑوم نکلے ہے	انگنی تو وہ حال اور اپنا یہ حال
در پر بیٹوں قوی اٹھا دوسرے سے	افسوس کہ چہ نکالہ سے گھر سے بچے
مدتے لڑا لے کوئی اس پر سے ہے	میں دیکھوں جب اس کو جب ہی کتابوں
اور آگے کیس کو چھپ رہا ہے ہے	وہ نابود ادا سے اسکا آگے ہے
دانتوئے تلکے چھپ رہا ہے ہے	شہنوں کی ہرک دکھا کے قوی کوٹھا
خوبی چھپ رہی میں میر سب ہی	ایسی مری دل کو بقراری کب ہی
دودن کی چھپ رہا ہے کچھ وہ چھپ ہی	کرتا تھا کچھ اس سے اور کچھ نہ تھا

عجائیبِ خاتمہ دیوان

کیا تہجرات جو ایک سرے سے کیا ہوتا اسکی ناشاعت ہا تصدیق موت کو بستان سے تائین
بصاف کل امر مرعوب باقتا اس کے قبل اسکے پر ہی ہونے کی کوئی صورت پیدا ہونے کی کلیات
جہات کا ایک انتخاب طبع نکاسی میرا لہجہ میں چاہتا۔ جسکے بدستار میں پورا کلیات ڈری قلعی پہلے
اور کیا رکھنا سرنگی میں ہے اس کا جہد و زحمہ کے علاوہ ایک اور قلمی اثر ہوا یہ فراموش صاحب خوات
مروانی کے کتب خانے سے دستیاب ہوا۔ سرحد انتخاب زیادہ تر کلیات بڑے بلند و طبع کا نام سے اخذ ہے
میر جہد و زحمہ پر، فریب میں جو قلمی شے میں زیادہ قیاس وہ اور نے کی گئیں۔ سب مولیٰ میں یہاں ہی انتخاب
اس پر کیا گیا جو کچھ انداز میں اس کی صورت کا یہ ہے لیکن اگر قتب مزون میں اصل خبریں سے بخبردار ہیں
لیکن قول کی شے بڑے باقی رکھی گئی ہے۔

میں نے کئی کئی بار اس میں طبع اور بعضی شے میں اس کے بعد سے بے حد سے طبع
کوئی یہ کہ قلم کی صورت کل میں کئی شے کے کتب خانے کو رکھا گیا ہے۔ کچھ نوڈ انتخاب میں موجود ہیں اور
کئی کئی کتب خانوں کی ملاحظہ میں مدد کی گئی۔ فقط عجبت جہان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 کتاب الفہرست فی شرح الفہرست
 الفہرست فی شرح الفہرست
 الفہرست فی شرح الفہرست

کتاب الفہرست فی شرح الفہرست
 الفہرست فی شرح الفہرست
 الفہرست فی شرح الفہرست

کتاب الفہرست فی شرح الفہرست
 الفہرست فی شرح الفہرست
 الفہرست فی شرح الفہرست

کتاب الفہرست فی شرح الفہرست
 الفہرست فی شرح الفہرست
 الفہرست فی شرح الفہرست

کتاب الفہرست فی شرح الفہرست
 الفہرست فی شرح الفہرست
 الفہرست فی شرح الفہرست

کتاب الفہرست فی شرح الفہرست
 الفہرست فی شرح الفہرست
 الفہرست فی شرح الفہرست